لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

مجموعہ رسائل سماع

جسکے اندر یہ تین رسالے شامل ہیں

(۱) رسالہ چہل حدیث مؤلفہ امام عمر بن سعید علیہ الرحمۃ۔

(۲) رسالہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔

(۳) مختصر کتاب الامتاع مصنفہ امام کمال الدین جعفر علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مولانا مولوی **سید یسین علی** نظامی دہلوی خواہرزادہ حضرت خواجہ

نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ

برائے **دارالکتب** الصوفیہ نظامیہ

دہلی

در مطبع دلی پرنٹنگ ورکس باہتمام لالہ ایشر داس

مطبوع شد

بار اول　　تعداد طبع ۱۰۰۰　　قیمت ۸/

دار الکتب الصوفیہ نظامیہ کی نایاب جدید الطبع کتابین

دیوان نہایۃ الکمال کہ از کلام سلطان الشعراء حضرت امیر خسرو طوطی ہند دہلوی آپ کی قصائد مثنویات رباعیات - اور غزلون و پہیلیون کا بہترین مجموعہ جو آج تک کہین طبع نہین ہوا تھا قیمت عصہ

دیباچہ غرۃ الکمال کہ فارسی علم ادب اور اصول فن شاعری مین نہایت نایاب قابل دید کتاب ہے مصنفہ حضرت امیر خسرو دہلوی جس مین خود حضرت نے اپنی سوانح عمری بھی لکھی ہے قیمت ۸ر

آئینۂ اسکندری یعنے سکندر نامہ خسروی یہ سکندر نامہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ نے مولنٰنا نظامی علیہ الرحمۃ کے جواب مین تحریر فرمایا ہے اور واقعی نہایت قابل قدر ہے قیمت عصہ

مجموعہ خضر خانی و نہ سپہر یہ دونون کتابین حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہین خضر خانی مین سلطان علاؤالدین خلجی بادشاہ ہندوستان کی تاریخ اور شہزادہ خضر خان کی رانی دیول دی سے عشق و عاشقی کا ذکر ہے اور نہ سپہر مین سلطان قطب الدین بن علاؤالدین خلجی کی تاریخ ہندوستان اور ہندی پہولون کے فضائل گیند و بلے کا مباحثہ تیر و کمان کا مناظرہ وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب معنا مین ہین ہر دو کتب قیمت عصہ

عقائد صوفیہ عربی مع ترجمہ اُردو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کی تصنیف عقائد اسلامی کے بیان مین نہایت مدلل و تحسین اور مختصر قابل دید رسالہ ہے قیمت ہم

صحت جسمانی حضرت امام رضا علیہ السلام کی تصنیف قواعد حفظ صحت و حصول قوت مین بے نظیر رسالہ ہے جو امام موصوف نے خلیفہ ہارون رشید کیواسطے تحریر فرمایا تھا قیمت ار

طب جسمانی و طب روحانی حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کی تمام تصانیف کا عطر مجموعہ ہے اسکے ملاحظہ کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ واقعی ایسی کتاب آپ کی نظر سے نہ گذری تھی ترجمہ اُردو قیمت عصہ ار

رسالہ اول

ارمغان سماع

یعنے

سماع کی چالیس حدیثین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد امام عمر بن سعید علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ بہترین کلام بعد کلام خدا علام کلام حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادی الی امتی حدیثا یقیم بہ سنۃ او یرد بہ بدعۃ فلہ الجنۃ یعنے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے سنت کے قائم کرنے اور بدعت کے دور کرنے کیواسطے میری امت کو ایک حدیث پہونچائی اُسکے واسطے جنت ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا مما یحتاجون الیہ کتبہ اللہ فقیہا عالما فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے یاد کین میری امت پر ایسی چالیس حدیثین جنکی امت ضرورتمند ہے خدا اُسکو فقیہ عالم لکھے گا۔ اور ایک روایت مین ہے اربعین حدیثا من السنۃ کنت لہ شفیعا یوم القیامۃ یعنے جس نے چالیس حدیثین سنت نبوی کے متعلق یاد کین قیامت کے روز مین اُسکا شفیع

ہون گا - اسی سبب سے مؤلف نے اس رسالہ مین صحاح ستّہ وغیرہ معتبر کتب
حدیث سے چالیس حدیثین سماع کے متعلق جمع فرمائی ہین -

حدیث اول قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا دخل علیّ ابوبکر وعندی جاریتان
من جواری الانصار تغنیان بما تقاولت بہ الانصار یوم بعاث ولیستا بمغنیتین
فقال ابوبکر مزامیر الشیطان فی بیت رسول اللہ فی یوم عید فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا - اخرجہ البخاری فی صحیحہ فی العیدین واخرجہ
فی ابواب متفرقۃ من عدۃ طرق - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہین کہ حضرت ابوبکر (میرے والد) میرے پاس تشریف لائے اور میرے نزدیک
انصار کی لڑکیون مین سے دو لڑکیان (وہ اشعار) گا رہی تہین جو انصار
نے بعاث (کی جنگ) کے روز کہے تھے اور یہ دونون مغنیہ (یعنی
گانے کا پیشہ کرنے والی) نہین تہین - حضرت ابوبکر نے (تہدید کیطور پر)
فرمایا مزامیر شیطان (کا) رسول خدا کے دولت خانہ مین عید کے روز (کیا کام)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر ہر ایک قوم کی عید (ہوتی)
ہے اور یہ ہماری عید ہے - بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح کے اندر باب
العیدین مین روایت کیا ہے اور دیگر متفرق ابواب مین متفرق طریقون سے بہی
روایت کی ہے - بعض روایتون مین اسطرح ہے کہ حضرت ابوبکر حضرت
عائشہ کے پاس عید الفطر یا عید الضحی کے روز تشریف لائے اور حضرت
عائشہ کے پاس دو لڑکیان دف بجا کر گا رہی تہین - پہر آگے اس روایت
مین ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر ان کو چہوڑ دو (یعنی گانے
بجانے دو اور منع نکرو) اور ایک دوسری روایت مین ہے کہ تغنیان وتدففان
وتضربان یعنی وہ لڑکیان دف اور تالیان بجا کر گا رہی تہین - مسلم نے

شیخ [illegible] قدس سرہ نے اپنے رسالہ [illegible] پر عمدہ کلام فرمایا ہے

Marfat.com

اس حدیث کو باب العیدین میں اور نسائی نے باب عشرۃ النساء میں روایت کیا ہے پس یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

جواز سماع کی اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُن دونوں عورتوں نے گایا بجایا اور حضرت ابو بکر نے از روئے انکار کے اُن کو منع کیا اور اُن کے گانے بجانے کو مزامیر شیطان سے مشابہت دی تو حضور نے حضرت ابو بکر کو روکدیا کہ ان کو گانے سے منع نکرو کیونکہ یہ دن عید یعنے خوشی کا ہے اور گانا بھی خوشی کے اسباب میں سے ہے پس حضور صلعم کے گانے بجانے کی اس علت کے بیان فرمانے سے اسکی حلت کی مزید تاکید ہوگئی۔

حدیث ۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعْضِ اَزِقَّۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَاِذَا ھُوَ مَرَّ بِجَوَارٍ یَضْرِبْنَ بِدُفِّہِنَّ وَیَتَغَنَّیْنَ وَیَقُلْنَ نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ + یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ + فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰہُ یَعْلَمُ اِنِّیْ اُحِبُّکُنَّ - اَخْرَجَہٗ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْغِنَاءِ وَالدُّفِّ وَرِجَالُ اِسْنَادِہٖ رِجَالُ الصَّحِیْحِ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک کوچہ میں تشریف لیجا رہے تھے کہ یکایک آپ چند لڑکیوں کے پاس سے گذرے جو تالیاں بجا کر یہ شعر گا رہی تھیں جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ہم قبیلہ بنی نجار کی لڑکیاں ہیں خوشا نصیب ہمارے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پڑوسی ہیں پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا خدا جانتا ہے کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں۔ اِس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں یعنے ان راویوں کی حدیثیں بخاری ومسلم وغیرہ ائمہ حدیث نے روایت کی ہیں۔ اب خیال کیجئے کہ اگر گانا بجانا حرام ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کو کیوں فرماتے کہ خدا جانتا ہے کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں

پس یہ حدیث سماع کے مباح ہونے کی ایک ایسی صریح دلیل ہے
کہ اسکے بعد اسکی حلت وا باحت مین کسی قسم کا شک وشبہ نہین رہتا
مخالفین کو لازم ہے کہ تعصب ترک کرکے انصاف پر آجائین اور حق کے قبول
کرلینے مین چون وچرا نہ کرین۔

حدیث ۳ قالت رُبیّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بُنِیَ علیّ فجلس علی فراشی کمجلسک منی وجعلت جُوَیریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احداہن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال علیہ السلام دعی ہذا وقولی ما کنت تقولین۔ اخرجہ الترمذی عن حمید بن مسعود البصری۔ وقال ہذا حدیث حسن صحیح۔ ربیع بنت معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہا کہتی ہین
کہ میری شادی کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہان تشریف لائے
اور جسطرح کہ تم میرے پاس بیٹھے ہو حضور نے میرے فرش پر تشریف۔ رکہی
میرے پاس لڑکیان دف بجاکر میرے باپ اور رشتہ دارون کے مرثیہ گا رہی
تہین جو بدر کی لڑائی مین شہید ہوئے تھے کہ یکایک ان مین سے ایک لڑکی نے
یہ شعر گایا وفینا نبی یعلم ما فی غد۔ یعنے ہمارے اندر ایسے نبی ہین جو کل ہونی
والی بات جانتے ہین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نکہو جو پہلے
کہہ رہی تہین وہی کہو۔ اس حدیث کو ترمذی نے حمید بن مسعود بصری کی روایت سے
نقل کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے سمجھنے کی بات ہے کہ اگر گانا بجانا منع
ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان لڑکیون کو کیون حکم دیتے کہ وہی کہو جو پہلے
کہہ رہی تہین بلکہ جیسے کہ آپ نے اس شعر کے گانے سے منع فرمایا جس کا مضمون
خلاف شرع تہا اسی طرح حضور ان کو بالکل گانے بجانے سے منع فرماتے پس حضور کا
منع نہ فرمانا بلکہ اسکا حکم دینا اسکی حلت اور اباحت کی نہایت قوی دلیل ہے۔

Marfat.com

حدیث ۴ عن انس بن مالک قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزل جبرئیل علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ان فقراء امتک یدخلون الجنۃ قبل الاغنیاء بنصف یوم وھو خمس مأۃ عام ففرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افیکم من ینشدنا فقال بدوی انا یا رسول اللہ فقال ھات فانشد البدوی

قد لسعت حیۃ الھوی کبدی + فلا طبیب لھا ولا راقی + الا الحبیب الذی شغفت بہ + فعندہ رقیتی وتریاقی + فتواجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتواجد الاصحاب معہ حتی سقط ردآءہ عن منکبیہ فلما فرغوا اوی کل واحد منھم الی مکانہ قال معاویۃ ابن ابی سفیان ما احسن لعبکم یا رسول اللہ فقال مہ یا معاویۃ لیس بکریم من لم یھتز عند ذکر الحبیب ثم قسم رداءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین من حاضرھم باربعمأۃ قطعۃ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھے کہ یکایک جبرئیل امین نازل ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ بیشک آپ کی امت کے فقیر لوگ تونگرون سے (قیامت کے) نصف روز پہلے (جو دنیا کے) پانسو برس کی برابر ہے جنت مین داخل ہونگے (یہ بشارت سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (بہت) خوش ہوئے (اور) فرمایا تم لوگون مین کوئی ایسا ہے جو ہم کو گانا سنائے ایک بدوی نے عرض کیا یارسول اللہ مین سناؤن حضور نے فرمایا ہان. پس بدوی نے یہ اشعار پڑہے جن کا فارسی مین کسی نے کیا خوب ترجمہ کیا ہے ؎ بگزید مار عشقت جگر کباب مارا. نہ طبیب می شناسد فسونگر این دوا را + مگر آن حبیب دلبر کہ ربود جان زدستم + بفسونگری درآید بکند علاج مارا. + (ان اشعار کو سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وجد طاری ہوا اور آپ کے

اصحاب بہی وجد مین آگئے یہانتک کہ حضور صلعم کے دوش مبارک سے چادر گر پڑی پہر جب (حضور اور اصحاب وجد سے) فارغ ہوئے اور ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تو معاویہ بن ابی سفیان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا اچھا لعب ہے آپ کا حضور نے فرمایا اے معاویہ ایسا نہ کہہ جو شخص دوست کا ذکر سنکر جنبش مین نہ آئے وہ کریم یعنے بزرگ نہین ہے پہر حضور کی چادر مبارک کے چارسو ٹکڑے کر کے حاضرین مین (ایک ایک ٹکڑا) تقسیم کیا گیا

سند حدیث

اس حدیث شریف کو ابو ذرعہ طاہر نے اپنے والد ابی الفضل حافظ مقدسی سے انہون نے منصور بن نصیر کاغذی سمرقندی سے انہون نے ہشام بن کلیب سے انہون نے ابوبکر عماد بن اسحاق سے انہون نے سعید بن عامر سے انہون نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہون نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے یہ حدیث حلت سماع کی بہت بڑی دلیل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شعر گانے کا حکم فرمایا اور پہر حضور کو مع اصحاب کے ان اشعار پر وجد ہوا یہانتک کہ چادر دوش مبارک سے گر پڑی جسکو صحابہ کرام نے تبرکاً ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس مین تقسیم کر لیا پہر معاویہ نے جو اس وجد اور کیف حق کو لہو ولعب سے تشبیہ دی تو حضور نے منع فرمایا کہ ایسا نہ کہہ بلکہ جو شخص دوست کا ذکر سنکر جنبش نکرے وہ کریم نہین ہے۔ اب اس سے بڑھکر بے شک وشبہ اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

حدیث ۵ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِ اجْتَمَعْنَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ نَفَرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ وَسْطَنَا وَهُوَ يَتَكَلَّمُ لِكَلَامٍ غَرِيْبٍ فِي التَّوْحِيْدِ رَادٍ وَثَبَ مِنْ وَسْطِنَا خَارِجَةٌ فِي الصَّيْحَةِ وَجْدًا وَيَجُوْلُ وَسْطَنَا كَجُوْلَانِ الرَّحٰى وَالشَّمْسُ حَامِيَةٌ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَالْاَرْضُ حَامِيَةٌ

Marfat.com

من تحت قدميه فقلنا يا امير المومنين اما ترى الى الحارثة يجول في وسط المسجد كجولان
الرحى فقال اظنه قد حمله على ذلك ما حمله على سهره وتجويه وخدمته فبينا نحن على ذلك
اذ خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم من حجرته وهو يسمع كلامنا ما نقول في حارثة
فقد نصبت له رحى الشوق وجعل في صدره رمان الذوق وهي تطحن حبا يقع اليه من فوق
واذن بلال فاجتمع الناس واقام وصلى النبي صلى الله عليه وسلم وحارثة في جواره
لم يشهد اذانهم ولا اقامتهم ولا صلوتهم قال فاجتمعنا من بعد السلام الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وساله علي كرم الله وجهه عن تلك الرحى فقال عليه السلام لنحم
حجرها الصدق وزمامها قلادة الحق ودقيقها وضح الطريق وجبها بذر الهوى فقلت
يا رسول الله من الدائر بها فقال الشاهد الغائب قلنا متى يفرغ قال لا شغل به
وسقط حارثة بوقته فرئينا امير المومنين علي كرم الله وجهه قد وثب وثبة الاسد واخذ
راسه فوضعه في حجره ومسح وجهه بردائه فقال انس وانا كنت قائما بين يدي علي
رضي الله عنه وبي رمد فقال لي خذ من اثر جولانه فابذه في عينيك ففعلت
فلم ار الرمد باقي عمري ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال خذ اناء فيه ماء فاغسل
يديه ووجهه واتني به قال ففعلت ذلك كله فلما اتيت النبي صلى الله عليه وسلم
قال رش به على المومنين ففعلت وافاق حارثة بغشيته وصح من سكره فاخذ علي
كرم الله وجهه عضديه ودوا قفه بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا حارثة
اين كنت قال عند ربي قال كيف وصلت قال خط عني حجابا محجوبا وكشف عن ملكي
غطاءه وعاينت علام الغيوب فجعلت جولانا وانشد فاني الحق احيانا واراني الوانا
ثم انشد حسان بن ثابت رضي الله عنه۔ **ترجمہ** عکرمہ نے حضرت ابن
عباس سے روایت کی ہے کہا کہ ہم چند مومنون کے ساتھہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین جمع تھے اور امیر المومنین حضرت

Marfat.com

علی کرم اللہ وجہہ ہمارے بیچ مین بیٹھے ہوئے توحید کے متعلق عجیب و غریب (نکات و اسرار) بیان فرما رہے تھے کہ یکایک ہمارے اندر سے حارثہ (وجد و ذوق) کیحالت مین نعرہ مارتے ہوئے اُچھلے اور ہمارے گرد چکی کی طرح چکر لگانے لگے اُن کے سر کے اوپر سورج کی گرمی اور پیرون کے نیچے زمین کی گرمی تھی ہم نے حضرت علی سے عرض کیا اے امیر المومنین کیا آپ نہین دیکھہ رہے ہے کہ حارثہ مسجد مین چکی کی طرح چکر لگا رہے ہین (یعنے ان کی اس حالت کا کیا سبب ہے) حضرت علی نے فرمایا میرے گمان مین تو ان کو اس وجد و ذوق پر اُس پیز نے اُبھار رکھا ہے جس نے ان کو شب بیداری۔ روزہ داری اور طاعت (خداوندی) پر آمادہ کیا ہے یعنے عشق و شوق اور محبت اٰلہی مین ان کی یہ حالت ہوئی ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ ہم حارثہ کے متعلق یہی باتین کر رہے تھے کہ یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ سے مسجد مین تشریف لائے اور حضور ہماری سب باتون کو سن رہے تھے پس آپ نے فرمایا کہ تم حارثہ کی نسبت کیا کہہ رہے ہو بیشک اسکے واسطے شوق کی چکی لگ گئی ہے اور اسکے سینہ مین ذوق کا آنا رڈالا گیا ہے اور یہ ان دانون کو پیس رہا ہے جو اوپر سے اسکی اندر ڈالے جا رہے ہین ابن عباس کہتے ہین پھر بلال نے اذان کہی لوگ جمع ہوئے بلال نے تکبیر کہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ اور حارثہ اپنے چکر لگانے مین مشغول تھے نہ اذان مین حاضر ہوئے نہ تکبیر و نماز مین۔ ابن عباس کہتے ہین سلام کے بعد ہم سب حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے اور علی کرم اللہ وجہہ نے اُس چکی کی بابت حضور سے دریافت کیا حضور نے فرمایا ہان اُس چکی کا تھہ صدق اور دستگی اُسکی رسی ہے (جو گردن مین ڈالی جائے) اور اس چکی سے راست

روشن ہونے کا آٹا برآمد ہوتا ہے اور دانے جو اس چکی مین پیسے جاتے ہین خواہشات نفسانی ہین - ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اس چکی کا چلانے والا کون ہے فرمایا جو حاضر اور غائب ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (حارثہ اس وجد سے) کب فارغ ہونگے فرمایا اسکے ساتھہ کچھ کام نہین ہے اور اوسیوقت حارثہ (چکر لگاتے لگاتے) گر پڑے اور ہم نے دیکھا کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ شیر کی طرح سے جست کر کے حارثہ کے پاس پہونچے اور اُن کا سر اُٹھا کر اپنی گود مین رکھہ لیا اور اپنی چادر سے انکا مونہ پونچھنے لگے انس کہتے ہین مین حضرت علی کے آگے کہڑا ہوا تھا اور میری آنکھین دُکھتی تہین حضرت علی نے مجھہ سے فرمایا کہ جس جگہ حارثہ نے چکر لگائے ہین وہان کی خاک اٹھا کر اپنی آنکھون مین ڈال لے انس کہتے ہین مین نے وہ خاک ڈالی اور پہر عمر بہر کبھی میری آنکھین نہین دُکھین - پہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ایک برتن مین پانی لیکر (حارثہ کے) ہاتھہ مُنہ دہو کر میرے پاس لے آو بلال کہتے ہین مین نے یہ سب کام کیا اور حضور کے پاس حاضر ہوا حضور نے فرمایا کہ (یہ پانی) مجھکو دو پہر فرمایا کہ اسکو مسلمانون پر چھڑک دو مین نے ایسا ہی کیا اور حارثہ کو اس بیہوشی سے عشا کیوقت افاقہ ہوا حضرت علی نے اُن کے دونون بازو پکڑ کر اُن کو حضور صلعم کے سامنے کہڑا کیا حضور نے فرمایا اے حارثہ تم کہان تھے عرض کیا کہ مین اپنے پروردگار کے پاس تھا فرمایا کیونکر پہونچے عرض کیا کہ اُسنے حجاب (جسنے مجھکو محجوب (بنا دیا تھا) اُٹھا دیا اور میرے دل کا پردہ کہول دیا اور مین نے علام الغیوب کا معائنہ کیا پس مین (اسکے گرد پروانہ وار) چکر کہانے لگا - اور حق نے زندگی ہی مین مجھ کو میرا حصہ پورا دیا اور رنگا رنگ مجھکو دکھلائے - اسکے بعد حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی مضمون مین

یہ قصیدہ کہا ہے

قُلُوبُ الْعَارِفِينَ لَهَا عُيُونٌ	تَرىٰ مَالَا يَرَاهُ النَّاظِرِينَا
عارفون کے دلون کی ایسی آنکھین ہین	کہ جو وہ دیکھتی ہین آنکھون والے نہیں دیکھتے
وَأَلْسِنَةٌ بِسِرٍّ قَدْ تُنَاجِي	تَغِيبُ عَنْ كِرَامًا كَاتِبِينَا
اور اُن دلون کی ایسی زبانین ہین جو چپکے ہی چپکے اسطرح مناجات کرتی ہین	کہ کراماً کاتبین کو بھی اسکی خبر نہین ہوتی
وَأَجْنِحَةٌ تَطِيرُ بِغَيْرِ رِيشٍ	إِلَى مَلَكُوتِ رَبِّ الْعَالَمِينَا
اور اُن دلون کے ایسے بازو ہین کہ جن سے وہ بغیر پرون کے	ملکوت رب العالمین کی طرف پرواز کرتے ہین
فَتَرْتَعُ فِي رِيَاضِ الْقُدْسِ طَوْرًا	وَتَشْرَبُ مِنْ شَرَابِ الْعَارِفِينَا
پس یہ دل قدس کے باغ مین میوے کہاتے	اور عارفون کی شراب پیتے ہین۔
فَأَوْرَثَهَا الشَّرَابُ لِسَانَ صِدْقٍ	يَفُوقُ عَلَى عُلُومِ الْعَالَمِينَا
اس شرابنے ان دلون کو راستی کی زبان دی ہے	جو تمام عالم کے علوم پر فوقیت رکھتی ہے
شَوَاهِدُهَا عَلَيْهَا نَاطِقَاتٌ	تُبَيِّنُ كِذْبَ دَعْوَى الْمُدَّعِينَا
ان دلون کے گواہ ان پر گواہی دے رہی ہین	(پس) مدعیون کے دعوی کا جھوٹ ظاہر ہوگیا

حدیث ٦ اَنَّ رَجُلًا اَنْشَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاَبْيَاتَ شعر اَقْبَلَتْ فَلَاحَ لَهَا عَارِضَانِ كَالثَّلْجِ ثُمَّ اَدْبَرَتْ فَقُلْتُ لَهَا وَالْفُؤَادُ فِي الْوَهَجِ ۔ هَلْ عَلَيَّ وَيْحَكُمَا اِنْ عَشِقْتُ مِنْ حَرَجٍ ۔ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ حُسْنَ الصَّوْتِ مِمَّا اَكْرَمَ اللّٰهُ عَلٰى صَاحِبِهِ مِنَ النَّاسِ۔ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ اشعار پڑہے جنکا ترجمہ یہ ہے کہ (معشوقہ میرے) سامنے آئی تو اُسکے دونون رخسارے برف کی طرح چمک رہے تھے پہر جب اُس نے پشت پہیری تو مین نے سوزش دل کے ساتھہ عرض کیا کہ آیا آپ کو مجھپر کچھ رحم بہی آتا ہے اگرچہ مین آپ پر عاشق ہونے کا گنہگار ہون – (ان اشعار کو سنکر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسکی بھی سند ذکر نہیں کی گئی

Marfat.com

کہ خوش آوازی بھی اُن نعمتوں میں سے ہے جو خداوند تعالیٰ آدمیوں میں سے خوش آواز کو عنایت فرماتا ہے۔

حدیث ۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری صحابی کی تعریف میں فرمایا ہے لَقَدْ اُعْطِیَ مِزْمَاراً مِنْ مَزَامِیْرِ آلِ دَاؤُدَ یعنے ابو موسیٰ اشعری کو آل داؤد کی خوش آوازیوں میں سے خوش آوازی عطا کیگئی ہے۔

حدیث ۸ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا زَفَّتْ اِمْرَأَۃً اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَہْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُہُمُ اللَّہْوُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے ایک عورت کی انصار میں سے ایک شخص کیساتھ شادی کی اور اُسکو رخصت کیا تو حضور نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے (لوگوں کے) ساتھ لہو (یعنے گانا باجا) کیوں نہیں تھا کیونکہ انصار کو لہوا چھا معلوم ہوتا ہے۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اور ابن ماجہ نے اسی حدیث کو ابن عباس سے اسطرح روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنی ایک قرابت دار عورت کی (جسکو آپ ہی نے پرورش کیا تھا) انصار میں سے ایک شخص کیساتھ شادی کی (اور لڑکی کو رخصت کردیا) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم نے لڑکی کو وداع کردیا عورتوں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا تم نے اُسکے ساتھ گانے والی بھی بھیجی عرض کیا نہیں فرمایا انصار عشق دوست لوگ ہیں اگر تم اُسکے ساتھ گانے والی بھیجتیں جو یہ شعر گاتی (تو بہتر ہوتا)۔ اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ + یعنے ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے پس خدا ہم کو اور تم کو زندگی دے

امام حافظ قاضی القضات تقی الدین محمد بن مجد الدین علی بن وہب القشیری نے اقتناص السوانح میں اس حدیث کو سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

حوالہ حدیث

سند حدیث

Marfat.com

اس طرح روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا وہ لڑکی کیا ہوئی (یعنے وہ لڑکی) جو حضرت عائشہ کے پاس تھی عرض کیا کہ ہم نے اُسکو اُسکے خاوند کے ساتھہ رخصت کر دیا فرمایا تم نے اُسکے ساتھہ کسی ایسی عورت کو کیون نہ بھیجا جو گاتی اور دف بجاتی حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ وہ عورت کیا گاتی فرمایا یہ گاتی اَتَینَاکُم اَتَینَاکُم - ان تمام حدیثون مین گانے اور باجے کے سننے اور اُسپر وجد و ذوق کرنے کی صریح دلیل ہے -

حدیث ۹ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَتَعرِفِینَ ہٰذِہٖ فَقَالَت لَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ ہٰذِہٖ قَینَۃُ بَنِی فُلَانٍ قَالَ تُحِبِّینَ اَن تُغَنِّیَکِ قَالَت نَعَم فَغَنَّتہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَد نَفَخَ الشَّیطَانُ مَنخِرَیہَا اَخرَجَہُ النَّسَائِیُّ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تم اس عورت کو پہچانتی ہو انہون نے عرض کیا نہین یا نبی اللہ فرمایا یہ فلان قبیلہ کی گانے والی عورت ہے تم چاہتی ہو کہ یہ تم کو گانا سنائے حضرت عائشہ نے عرض کیا جی ہان پس اُس عورت نے آپ کو گانا سنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک شیطان نے اس کے دونون نکسارون مین پہونک ماردی ہے اس چہل حدیث کے مؤلف فرماتے ہین کہ اس حدیث مین گانا سننے اور سنوانے کی صریح دلالت ہے پہر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضور کا یہ فرمان کہ اس گانے والی کے دونون نکسارون مین شیطان نے پہونک ماردی ہے گانے کی حرمت یا کراہت پر دلالت کرتا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ نکسارون کے اندر شیطان کے پہونک مارنے سے عُجب اور خود نمائی مراد ہے جو اپنی خوش آوازی پر اُس عورت کو ہوگئی تھی کیونکہ اگر گانا مراد ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ کبھی خود سنتے نہ حضرت ام المومنین کو سُنواتے - کجا کہ حضرت نے خود بھی سُنا اور اُم المومنین کو

حدیث کی صحت اور ضعف وغیرہ پر کوئی کلام نہین کیا

Marfat.com

ترغیب دلائی - نیز اگر گانا نامراد ہوتا تو حضور اسطرح فرماتے کہ شیطان نے اس کے
منہ میں پہونک ماردی ہے - دوسرے یہ بات کہ اکثر تکبر اور خودنمائی کیوقت
انسان کے انکسار بہول جاتے ہین - ایسا کبھی نہین ہوسکتا کہ ایک حدیث
مین ایک وقت اور ایک حالت کے اندر ایک چیز کے متعلق دو متضاد باتین
جمع ہون یعنے گانے کو حضور کا خود سننا اور ام المومنین کو سنوانا اور پہر
اوسکو شیطان کی طرف منسوب کرنا -

حدیث ۱۰ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَصِيبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ جَاءَتْهُ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا وَقَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ

ترجمہ بریدہ بن عصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ایک دفعہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد سے واپس تشریف لائے - تو ایک حبشن
لونڈی نے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے
نذر مانی تھی کہ اگر خدا آپ کو صحیح وسالم واپس لائے تو مین آپکے روبرو دف
بجاکر گاؤن گی حضور نے اُس حبشن سے فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی تھی تو گا بجا
ورنہ نہین وہ حبشن دف بجانے لگی کہ حضرت ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی
پہر حضرت علی آئے اور وہ بجاتی رہی پہر حضرت عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی
پہر حضرت عمر آئے تو اُس نے دف کو اپنے کولہون کے نیچے رکھہ لیا اور
اُسکے اوپر بیٹھ گئی - حضور نے فرمایا اے عمر شیطان تم سے خوف کرتا ہے -

Marfat.com

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہان شیطان سے مراد یہ حبش ہے جو حضرت عمر کے
آنے سے خاموش ہو گئی تھی **جواب** یہ ہے کہ نہین یہ مراد نہین ہے بلکہ
یہ مراد ہے کہ اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہے تو پہر یہ بیچاری ضعیفہ عورت
کیون نہ خاموش ہوتی۔ اگر کوئی کہے کہ جب گانا بجانا مباح تہا تو اُس
عورت نے حضرت عمر سے کیون خوف کیا **جواب** اس کا یہ ہے کہ بعض
مباح باتین بعض لوگون کے سامنے کیجاتی ہین اور بعض کیسامنے نہین کیجاتین
جیسے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانہ مین بے تکلف
تشریف رکہتے تہے اور آپ کی ٹانگین کہلی ہوئی تہین کہ حضرت ابوبکر وغیرہ
اصحاب حاضر ہوئے اور حضور اسی طرح بے تکلف بیٹہے رہے پہر جب
حضرت عثمان حاضر ہوئے تو آپ سیدہے ہو بیٹھے اور اپنے کپڑون کو درست
کرلیا بعدازان فرمایا کہ مجکو ایسے شخص سے شرم کرنی ضرور ہے جس سے
فرشتے حیا کرتے ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا عثمان
بڑے حیا والے شخص ہین
اسی طرح اس عورت نے حضور صلعم اور صحابہ سے خوف نہ کیا اور حضرت عمر سے ڈر گئی
حدیث ۱۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اُنْزِلَ الْعَذَابُ لَا نَجٰی
مِنْہُ غَیْرُ عُمَرَ وَبْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اگر عذاب نازل ہو تو بجز عمر وبن سعد بن معاذ کے کوئی اُس سے نجات نہ پائے
حدیث ۱۳ وَقَالَ اِنَّ الْحَقَّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یعنے فرمایا کہ بیشک حق عمر کی
زبان پر بولتا ہے۔ صوفیہ کی طریق سے اعتراض مذکور کا ایک جواب یہ بہی ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگرچہ مظہر جلال وجمال تہے مگر جلال آپ پر غالب تہا
اسی سبب سے وہ عورت آپ سے ڈر گئی۔

ان احادیث
میں گانے بجانے کے
جواز پر کوئی
دلیل نہیں

Marfat.com

حدیث ۴۴ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ خرجنا وکان یوم عید یلعب فیہ السودان بالدرق والحراب فسألنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لی اتشتھین ان تنظری فقلت نعم فاقامنی وراءہ وخدی علی خدہ وقال لعبکم یا بنی ارفدة حتی اذا مللت قال حسبک قلت نعم قال فاذہبی - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (گھر سے) چلے اور عید کا روز تھا حبشی لوگ سلاح وسپر کھیلا کرتے تھے حضرت عائشہ سے حضور صلعم نے فرمایا تم ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہو (عائشہ کہتی ہین) مین نے عرض کیا جی ہان تب آپ نے مجھکو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسارہ آپ کے رخسارہ کے اوپر تھا اور حبشی غلامون سے فرمایا کہ تم اپنا کرتب شروع کر دو یہانتک کہ جب مین تھک گئی تو حضور نے فرمایا کہ بس دیکھ چکین مین نے عرض کیا جی ہان فرمایا تو جاؤ - صحیح مسلم کی حدیث مین ہے کہ مین اپنا سر حضور کے مونڈھے پر رکھکر اُن کے کھیل کو دیکھنے لگی یہانتک کہ پھر مین خود ہی واپس ہوئی - یہ تمام حدیثین صحاح کی ہین اور نص صریح ہین اباحت پر کہ غنا اور لعب حرام نہین ہے - نیز حضور صلعم کا خود کھڑے ہو کر حضرت ام المومنین کو حبشیون کا کھیل دکھانا اباحت اور حلت کی بہت بڑی دلیل ہے اور اس بات کی کہ اپنے بچون یا عورتون کو مباح کھیل وتماشہ دکھانا خوش خلقی مین داخل ہے - گانا بجانا اگر حرام ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو کیون نہ منع فرماتے حالانکہ مکرر احادیث سے ثابت ہوچکا ہے کہ حضور کے سامنے عورتون نے گایا بجایا - ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتون کی آواز کا سننا حرام نہین مگر جبکہ فساد وفتنہ کا خوف ہو - حدیث شریف مین وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو فرمایا ان لڑکیون کو گانے سے منع نکرو کیونکہ ہر ایک قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے لیعنے

Marfat.com

عید سرور خوشی کا نام ہے اور گانا بجانا بہی خوشی و سرور کے اسباب مین سی ہے اسی سبب سے نکاح - ولیمہ - عقیقہ - ختنہ اور مسافر کے واپس آنیکی شادی مین گانے بجانے سے خوشی کرنی مباح اور جائز ہے -

اس رسالہ کے مؤلف فرماتے ہین کہ میرے خیال مین بزرگان دین کی وفات کے روز جو عرس یعنے شادی کی تقریب ہوتی ہے اور برادران و اخوان جمع ہوکر فیض حاصل کرتے اور سماع کے سرور سے مسرور ہوتے ہین اس کا یہی سبب ہے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ یعنے نکاح کے اندر حرام و حلال مین فرق اور جدائی آواز کرنے اور دف بجانے سے ہے - اس حدیث کو ترمذی - نسائی - امام احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے - دیکھو اس حدیث مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دف اور آواز یعنے گانے کو حلال و حرام کا ممیز (تمیز دہندہ) قرار دیا ہے اور ممیز کا حلال و مباح ہونا ضروری ہے ورنہ وہ کیسے تمیز دیسکتا ہے

حدیث ۱۵ اَنْكَحَ بَعْضُ الْاَنْصَارِ بَعْضَ اَهْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَهْدَيْنَهَا اِلٰى قُبَاءٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدَيْتِ عَرُوْسَكِ قَالَتْ نَعَمْ - فَقَالَ فَاَرْسَلْتِ مَعَهَا بِغِنَاءٍ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّوْنَهٗ - قَالَتْ لَا قَالَ فَاَدْرِكِيْهَا يَا زَيْنَبُ بِامْرَاَةٍ كَانَتْ تُغَنِّيْ فِي الْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** روایت ہے کہ انصار مین سے ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہ کی ایک قرابت دار عورت سے شادی کی (حضرت عائشہ نے) اُس عورت کو مسجد قبا کی طرف (جہان ان انصاری کا مکان تہا) رخصت کیا حضور صلعم نے حضرت ام المؤمنین سے دریافت کیا کہ تم نے دلہن کو رخصت کردیا عرض کیا ہان فرمایا اُس کے ساتہہ کسی گانے والی کو بہی بہیجا کیونکہ گانا انصار کو پسند ہے عرض کیا نہین حضور نے فرمایا اے زینب (جلدی) اُس گانے والی

سند ذکر نہیں

عورت کو بلواؤ جو مدینہ مین گایا کرتی ہے۔ اس حدیث کو ابو زبیر محمد بن مسلم مکی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث ۱۶ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَقَوْمٌ یُنْشِدُوْنَ الشِّعْرَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُرْاٰنٌ وَشِعْرٌ فَقَالَ مِنْ ہٰذَا مَرَّۃً وَمِنْ ہٰذَا مَرَّۃً

سند بالکل ذکر نہیں کی

ترجمہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ کے پاس (اُسوقت) چیند لوگ قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور چیند لوگ شعر گاتے تھے (آنے والے شخص نے) عرض کیا کہ یا رسول اللہ قرآن و شعر (یعنے دونون ایک ہی جگہ پڑہے جارہے ہین) حضور نے فرمایا ایک بار اس مین سے اور ایک بار اُس مین سے **اعتراض** حکم تو یہ ہے کہ جب قرآن شریف پڑہا جاے تو خاموش رہو اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف اور شعر دونو ایک ہی جگہ پڑہے جارہے تھے اور حضور کے سامنے

جواب حدیث شریف مین اتحاد مکانی کا ذکر ہے نہ اتحاد زمانی کا یعنے دونون چیزین ایک ہی جگہ پڑہی جارہی تہین نہ ایک ہی وقت مین جیسا کہ حضور نے سائل کو جواب دیا کہ ایک بار اس مین سے اور ایک بار اُس مین سے یعنے جب قرآن پڑہنے والے خاموش ہو جاتے ہین تو شعر والے شعر پڑہتے ہین اور جب یہ خاموش ہو جاتے ہین تو قرآن والے قرآن پڑہتے ہین **نیز** قرآن خوانی کے وقت خاموش رہنے کا حکم نماز کے واسطے مخصوص ہے۔ نہ دیگر اوقات کے واسطے۔

حدیث ۷ رُوِیَ اَنَّ النَّابِغَۃَ اَنْشَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَاتَہٗ الَّتِیْ فِیْہَا ۔ وَلَا خَیْرَ فِیْ حِلْمٍ اِذَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ ۔ اِذَا مَا اَوْرَدَ الْاَمْرَ اَصْدَرَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ یَا اَبَا لَیْلٰی لَا یَفْضُضِ اللّٰہُ فَاکَ فَعَاشَ النَّابِغَۃُ

اسکی بھی سند ذکر نہیں کی

Marfat.com

سن مائۃ سنۃ وکان احسن الناس شعرًا ترجمہ روایت کیا گیا ہے کہ نابغہ شاعر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی ابیات پڑھین جنکے اندر یہ شعر تہا (جو اوپر مذکور ہوا) تو حضور نے فرمایا اے ابو لیلے (نابغہ کی کنیت ہے) تم نے بہت اچھا کلام کہا خدا تمہارے منہ کو شکستہ نکرے (راوی کہتے ہین) پس نابغہ کی سَو برس کی عمر ہوئی اور بہت عمدہ شعر کہتے تھے۔

حدیث ۱۸ رُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ وَیَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ قَائِمًا یَہْجُو الَّذِیْنَ کَانُوْا یَہْجُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَادَامَ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق رسول خدا صلعم حسان (شاعر) کے واسطے مسجد مین منبر رکہتے اور حسان اُسپر کہڑے ہو کر اُن لوگون کی ہجو مین شعر کہتے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے - اور حضور صلعم فرماتے کہ روح القدس (یعنے جبرئیل) حسان کے ساتہہ ہے جبتک کہ حسان رسول خدا کی طرف سے بولے خوش نکالتے ہین یعنے کفارون کی ہجو کے مقابلہ مین رسول خدا کی تعریف اور اُن کے دشمنون کی ہجو کرتے ہین۔

حدیث ۱۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَقُوْلُ فِی الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاہِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ فَکَاَنَّمَا تَنْضَحُوْنَہُمْ بِالنَّبْلِ - ترجمہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ شعر کی نسبت کیا فرماتے ہین حضور نے فرمایا کہ مومن اپنی زبان اور تلوار سے جہاد کرتا ہے اور قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے - کہ تم (جو شعر کہتے ہو

تو) گویا اُن کے تیر مارتے ہو یعنے تمہارے شعروں سے کفاروں کو ایسی ہی تکلیف پہونچتی ہے جیسے تیر سے)

حدیث ۲۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنْشَدْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ الصَّلْتِ كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ هِيهِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ۔ وَفِي رِوَايَةِ الشَّافِعِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ قُلْتُ نَعَمْ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهِ فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ۔

ترجمہ عمر بن سرید کے والد سے روایت ہے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُمیہ بن صلت کے سو اشعار سنائے اور ہر شعر پر حضور یہ فرماتے تھے کہ اور کہو پھر (اُمیہ کے اشعار سنکر) فرمایا یہ قریب تہا کہ یہ اسلام لے آتا۔ اور امام شافعی کی ابی عمر بن سرید سے روایت مین اسطرح ہے کہا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پس پشت سوار کیا پھر فرمایا تجھکو امیہ (بن صلت) کے کچھ اشعار یاد ہین مین نے عرض کیا ہان پھر مین نے آپ کو ایک شعر سنایا آپ نے فرمایا اور کہہ یہانتک کہ مین نے آپ کو سو اشعار سنائے۔

حدیث ۲۱ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّعْرِ فَقَالَ الشِّعْرُ حَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شعر کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اچھا شعر اچھا ہے اور برا شعر برا ہے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ خندق کی جنگ کے روز انصار خندق کھودنے مین یہ شعر پڑہتے جاتے تھے نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ٭ عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا ٭ یعنے ہم وہ لوگ ہین جنہون نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد پر بیعت کی ہے جبتک کہ ہم زندہ

Marfat.com

رہینگے - اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس شعر سے ان کو جواب دیتے تھے
اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّاعَیْشَ الْاٰخِرَۃ + فَاَکْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ - یعنے لے اللہ نہین ہے
عیش مگر آخرت کا پس بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو +

حدیث ۲۲ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ یعنے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم مین سے نہین ہے وہ شخص جو قرآن کو خوش الحانی کیساتھ نہ پڑہے - اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے -

حدیث ۲۳ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
ترجمہ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے ایسی اجازت کسی چیز کی نہین دی جیسی کہ نبی کو قرآن کے بالحان پڑہنے کی اجازت دی ہے بخاری نے اسکو روایت کیا ہے -

حدیث ۲۴ اِنَّ اللّٰہَ اَشَدُّ اَذَنًا لِلرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَیْنَۃِ اِلٰی قَیْنَتِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْکَبِیْرِ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ فِی الْمُسْتَدْرَکِ
ترجمہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند تعالیٰ نے مرد کو قرآن کیساتھ خوش آوازی کرنے کی بڑی تاکیدی اجازت دی ہے اُس شخص سے جو اپنی مطربہ کو حکم دیتا ہے - اس حدیث کو امام احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے سنن کبیر مین اور ابو عبد اللہ حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہے - اور ایک حدیث میں ہے کہ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰنِ ھٰذَا مَا رَوَاہُ السُّفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ترجمہ یعنے خدا نے ایسی کسی چیز کی اجازت نہین دی جیسی کہ نبی کو قرآن کے ساتھ خوش الحانی کی اجازت دی ہے اس حدیث کو سفیان نے زہری سے انہون نے ابی سلمہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے - یہ سب حدیثین خوش الحانی کے جائز ہونیکی دلیل ہین

حدیث ۲۵ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَغَنُّوْا بِهٖ وَاكْتُبُوْا بِهٖ ترجمہ یعنے قرآن شریف پڑہو اور اُسکے ساتہ خوش الحانی کرو اور اُسکو لکہو۔

حدیث ۲۶ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ ترجمہ خداوند تعالیٰ نے ایسا کسی چیز کا حکم نہین دیا ہے جیسا کہ نبی کو قرآن شریف کے بالحان باواز بلند پڑہنے کا حکم دیا ہے۔ روایت کی یہ حدیث مسلم نے۔

حدیث ۲۷ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ۔ ترجمہ اس حدیث کا بعینہ وہی ہے جو پہلی حدیث کا بیان ہوا صرف لفظون مین کچھ ذرا سا فرق ہے۔

حدیث ۲۸ یَا مُعَاوِیَةُ لَیْسَ بِكَرِیْمٍ مَنْ لَمْ یَهْتَزَّ عِنْدَ ذِكْرِ الْحَبِیْبِ اس حدیث کا ترجمہ چوتہی حدیث کے ترجمہ مین گذر چکا ہے۔

حدیث ۲۹ قَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةِ الصَّحَابَةِ اَنَّهُمْ حَجَلُوْا لَمَّا وَرَدَ عَلَیْهِمْ سُرُوْرٌ اَوْجَبَ ذٰلِكَ فِیْ قِصَّةِ اِبْنَةِ حَمْزَةَ لَمَّا اخْتَصَمَ فِیْهَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَخُوْهُ جَعْفَرٌ وَزَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَتَشَاحُّوْا فِیْ تَرْبِیَتِهَا فَقَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ فَحَجَلَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ فَحَجَلَ وَرَاءَ حَجَلِ عَلِیٍّ وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا فَحَجَلَ وَرَاءَ حَجَلِ جَعْفَرٍ ثُمَّ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ هِیَ لِجَعْفَرٍ لِاَنَّ خَالَتَهَا تَحْتَهٗ وَاِنَّ الْخَالَةَ وَالِدَةٌ۔ صحابہ کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ جب اُن پر سرور و خوشی وارد ہوتی تو وہ رقص کرتے تہے یعنے اُن سے حرکات بے اختیاری سرزد ہوتی تہین اور وہ خوشی اُن حرکات کو واجب کرتی تہی جیسا کہ حضرت حمزہ کی صاحبزادی کے واقعہ مین وارد ہے جبکہ اُن کی پرورش کے متعلق حضرت علی اور آپ کے بہائی جعفر اور زید بن حارث نے جہگڑا کیا

Marfat.com

توحضور نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہون پس علی
کرم اللہ وجہہ رقص کرنے لگے اور جعفر سے فرمایا کہ تم صورت وسیرت مین
مجھ سے مشابہت رکھتے ہو پس جعفر نے علی سے بہی زیادہ رقص کیا یعنے وجد
مین آگئے پہر حضور نے زید سے فرمایا کہ تم ہمارے دوست اور بہائی ہو پس
وہ بہی رقص و وجد مین مشغول ہوئے۔ اسکے بعد حضور نے فرمایا کہ وہ لڑکی
جعفر کے لئے ہے یعنے جعفر اُن کی پرورش کرین کیونکہ اس لڑکی کی خالہ اُنکی
بیوی ہین اور خالہ بمنزلہ مان کے ہے اس حدیث مین بڑی حجت اسبات
کی ہے کہ اگر مباح چیز سے ایک غلبہ اور ہیجان پیدا ہوکر حرکات بے اختیار
وجد وذوق کیساتھ سرزد ہون تو یہ جائز ہے۔ اور اگر ناجائز غلبہ وہیجان
و ذوق پیدا ہو تو وہ ناجائز ہے۔

حدیث ۳۰ ثُمَّ حَجَرَهَا الصِّدْقُ وَزِمَامُهَا قِلَادَةُ الْحَقِّ وَوُقِيْفُهَا وَضْعُ الطَّرْفِ
وَخَبْهَا بَذْرُ الْهَوٰى۔ یہ حدیث حدیث پنجم مین گذر چکی ہے **حدیث ۳۳** فَهَلَّا
مَعَهَا بِجَارِيَةٍ یہ تیرہوین حدیث مین گذر چکی ہے **حدیث ۳۴** اَرْسَلْتُمْ
مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ یہ بہی تیرہوین حدیث مین گذر چکی ہے۔ **حدیث ۳۵**
اِنَّ الْاَنْصَارَ فِيْهِمْ غَزَلٌ **حدیث ۳۶** مَا فَعَلَتْ فُلَانَةُ **حدیث ۳۷**
اَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ یہ تینون آٹھوین حدیث مین گذر چکی ہین۔

حدیث ۳۸ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ وَاِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ الشِّعْرَ
كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ + وَالْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ + وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا
رُفِعَتْ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ يَقُوْلُ الشِّعْرَ + اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ
لَيْلَةً + بِوَادٍ وَحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلُ + وَهَلْ اَرِدَنْ مِيَاهَ مَجَنَّةٍ + وَهَلْ يَبْدُوَنْ

حدیثیں پہلے بھی گذر چکی ہیں

اس میں بھی صرف شعر کا جواز ملتا ہے

شامۃ وطفیل + قالت عائشہ رضی اللہ عنہا فجئت واخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فقال اللہم حبب الینا المدینۃ کحبنا المکۃ وانقل حماہا واجعلہا بالجحیفۃ رواہ البخاری فی صحیحہ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا جب رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال کو بخار چڑہا اور ابو بکر کی عادت تھی کہ جب ان کو بخار چڑہتا اشعار پڑہا کرتے تھے چنانچہ اس بخار مین بھی یہ شعر پڑہنے لگے) جو حدیث مین بیان ہوا اور بلال کی یہ عادت تھی کہ جب ان کے بخار کا اتار ہوتا تو یہ بھی چیخ چیخ کر شعر پڑہتے تھے اور اس مرتبہ بھی انہون نے مسبوق الذکر اشعار پڑہے جن مین اپنے وطن مکہ کی طرف اپنے شوق واشتیاق کا اظہار کیا ہے۔ حضرت عائشہ کہتی ہین مین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر ابو بکر وبلال کے بخار کی حالت عرض کی حضور نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ جیسی ہمکو مکہ سے محبت ہے ایسی مدینہ سے محبت کر دے اور مدینہ سے بخار کو منتقل کر کے جحیفہ مین پہونچا دے اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے۔ اس حدیث مین اس بات کی حجت ہے کہ حضرت ابو بکر وبلال نے اشعار کہے اور حضور صلعم نے منع نفرمایا بلکہ لبید شاعر کے اس شعر کی تعریف فرمائی ہے ؎ الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل + وکل نعیم لا محالۃ زائل۔

مؤلف رسالہ ہذا فرماتے ہین یہ شعر بالکل اس آیہ شریفہ کے مطابق ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام + یعنے خدا کے سوا ہر ایک چیز باطل اور ہر ایک نعمت زائل ہونے والی ہے۔

Marfat.com

حدیث ۳۹ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ رِوَایَۃِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ
ترجمہ یعنے بعض اشعار حکمت کے ہوتے ہین - اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے - تفسیر وسیط مین آیہ اَلشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُہُمُ الْغَاوُوْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر شعر کہتے تھے اور حضرت علی تمام شعرا سے بڑھکر فصیح و بلیغ تھے -

الغرض ان تمام احادیث سے رقص و سرود اور شعر کہنے دکھوانے اور سننے کی حلت ظاہر ہوگئی جس مین کسی طرح کا شک و شبہ نہین ہے -

حدیث ۴۰ شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ہُوْدٍ **ترجمہ** یعنے حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ سورہ ہود نے مجھکو بوڑھا کردیا یعنے سورہ ہود کے سننے سے جو خوف اور حزن مجھکو لاحق ہوا اُسنے مجھکو بوڑھا کردیا -

اب سمجھ لیجیے کہ خوف و حزن اکثر وجد سے پیدا ہوتا ہے اور وجد سماع سے پیدا ہوتا ہے -

حدیث ۴۱ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ہَطَّالَتَیْنِ وَجْدًا **ترجمہ** یعنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے خدا مجھکو وجد سے بہت آنسو بہانے والی آنکھین نصیب فرما -

خیال کر لیجے کہ وجد اکثر سماع سے حاصل ہوتا ہے -

حدیث ۴۲ اِنَّ طَاؤُسَ الْمَلَائِکَۃِ لَمَّا اَتٰی سَیِّدَ الْاَنَامِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنْ بَکٰی مَحْزُوْنٌ فِیْ اُمَّۃٍ یُرْحَمُ تِلْکَ الْاُمَّۃُ - **ترجمہ** طاؤس ملائکہ یعنے جبرئیل علیہ السلام حضور صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اگر کسی امت مین کوئی غمناک روئے اُس اُمت پر رحم کیا جاتا ہے حضور صلعم نے یہ سنکر فرمایا کہ مین وہ غمناک (یعنے گریہ کرنے والا) ہون اور میری اُمت وہ اُمت ہے جسپر خدا رحمت فرماے گا -

اور اسی سبب سے حضور نے دعا کی کہ خداوندا مجھکو چشم گریان نصیب فرما جیسا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا -

للہ الحمد کہ اس رسالہ اربعین یعنے چہل حدیث سماع کے ترجمہ سے آج بتاریخ ۹ ماہ مبارک ربیع الاول شریف ۱۳۳۳ہجری روز چہارشنبہ فراغت ہوئی -

سند ذکر نہیں کی

نمبر ۴۱ اور ۴۲ موضوع یعنی خارج ہیں -

رسالۂ دویم

از حضرت شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِکَ اَبْتَدِیْ وَ بِکَ اَعْتَصِمُ

سماع کے متعلق مشائخ طریقت کے جسقدر افعال و اقوال منقول ہین اُن سے یہ مسئلہ مختلف فیہ پایا جاتا ہے۔ مشائخ کا ایک گروہ سماع سے پرہیز کرتا ہے اور ایک گروہ اس کا مُباشر و مرتکب ہے اور ایک گروہ نے توقف کیا ہے یعنے یہ لوگ نہ سماع سنتے ہین نہ اُسکو بُرا کہتے ہین۔

اسلاف کے تین گروہ

متقدمین مشائخ جو اُستاد طریقت اور مقتدائی امت ہین اول گروہ سے ہین۔ اور متاخرین جن مین زیادہ تر حصہ عاشقان و مستان درگاہ کا ہے دوسرے گروہ سے تھے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی ابتدا مین سماع سنتے تھے آخر مین آپ نے سماع سننا ترک کردیا تھا کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ کس کے ساتھ سنون یعنے وہ دوست واحباب ہی نہین رہے جنکے ساتھ سماع سنتا تھا۔

کیونکہ مشائخ طریقت نے ایسے لوگون کیساتھ سماع سنا ہے جو اہل تھے اور پھر تمام شرائط و آداب کا لحاظ کیا جاتا تھا۔ اور جب حضرت جنید نے یارون کے نہونیکے سبب سماع ترک کردیا تو اور لوگون کا کیا کہنا ہے۔

بعض لوگ حضرت جنید کی حکایت اسطرح نقل کرتے ہین کہ پہلے آپ سماع سنتے تھے

پہر آپ نے سماع سے توبہ کی تہی یہ بات درست نہین ہے بلکہ سماع نہ سننے کا وہی سبب تہا کہ یاران واحباب نہین رہے تہے واللہ اعلم -

حضرت جنید سے منقول ہے کہ اس گروہ پر تین وقت مین نزول رحمت ہوتا ہے ایک کہانا کہانے کے وقت کیونکہ یہ لوگ بغیر فاقہ کے کہانا نہین کہاتے ہین دوسرے مذاکرہ و گفتگو کے وقت کیونکہ یہ لوگ گفتگو نہین کرتے ہین مگر مقام صدیقین مین - تیسرے سماع کے وقت کیونکہ یہ لوگ بغیر وجد اور مشاہدہ حق کے سماع نہین سنتے ہین - بعض لوگ کہتے ہین حضرت جنید سے یہ قول پایہ ثبوت کو نہین پہونچا اور بر تقدیر ثبوت اس سماع سے وہ سماع مراد ہے جسکی طرف اس آیت مین اشارہ کیا گیا ہے اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ہَدٰہُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ہُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور آیہ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰٓی اَعْیُنَہُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۵ عوارف مین لکہتے ہین کہ اس سماع سننے مین کسی کا اختلاف نہین ہے بلکہ اختلاف اشعار و قصائد کے قواعد موسیقی کیساتھ سننے مین ہے کہ بعض اسکو سنتے ہین اور بعض اسکے منکر ہین -

کسی نے حضرت جنید سے سماع کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جبتک تیرا خیال اسکے ساتہہ جمع رہے پس وہ حرام نہین ہے حضرت جنید کا یہ کلام نہایت صوفیانہ اور عام ناواقف لوگون کی لغزش کا باعث ہے جو بغیر سوچے سمجہے اس قول کو سنکر سماع سننے لگے ہین اور حضرت جنید کا یہ قول نہایت صحیح ہے کہ جب تم مرید کو سماع کی تلاش مین پہرتا دیکہو تو جان لو کہ اسکے اندر گمراہی کا بقیہ موجود ہے حضرت جنید کا جو قول اوپر مذکور ہوا اُس کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ شریعت مین جو چیز بالاتفاق نہ حرام ہے نہ مکروہ اگر وہ تیرے خیالات کے جمع ہونے اور حضور قلب کی باعث ہو تو کچھ حرج نہین - نیز حضرت جنید کے اس قول کو

Marfat.com

بغیر کسی قید کے فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک سماع حرام نہین تھا اور حق بھی یہی ہے کیونکہ علیٰ الاطلاق سماع کی حرمت پر ایسی کوئی دلیل شرعی قطعی نہین ہے جیسی کہ زنا و شراب کی حرمت پر وارد ہے بعض فقیہ جو سماع کو بالکل حرام کہتے ہین یہ اُن کا محض مُکابرہ ہے حق یہی ہے کہ سماع کی حرمت پر کوئی دلیل قطعی وارد نہین ہوئی واللہ اعلم۔

قوت القلوب مین لکھتے ہین کہ اگر ہم بلا کسی قید کے مطلق سماع کا انکار کرین اور سننے والون کے احوال پر غور نہ کرین تو یہ انکار صدیقون پر بھی لازم آئے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مطلق سماع سے انکار نہین کیا جاسکتا۔ امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ بھی اسی جانب ہین کتاب احیاء العلوم مین آپ نے سماع کے متعلق اختلاف مشائخ نقل کر کے عقلی دلائل سے اسکی اباحت ثابت کی ہے۔ لکھتے ہین کہ سماع ایک آوازِ خوش ہے اور آواز خوش کا سُننا قوت سامعہ کیواسطے ایسا ہی مباح ہے جیسے کہ قوت باصرہ کیواسطے الوان و اشکال کا دیکھنا اور سیر و تماشا کرنا مباح ہے۔

مگر بعض اوقات کسی عارض کے لاحق ہونے سے اسکے اندر حرمت و کراہت یا استحسان و استحباب پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ بہت سی مباح چیزین فی حد ذاتہ مباح ہین مگر کسی امر خارجی عارضی کے لاحق ہو جانے سے مکروہ یا مستحب ہو جاتی ہین۔ مثلاً کوئی شخص حج کا سفر کر رہا ہے راستہ مین بہت ماندہ ہو گیا پھر کسی شعر کے سُننے سے اُسکے اندر ایسا غلبہ اور شوق پیدا ہوا کہ تمام تھکان اُسکی جاتی رہی اور اُس نے دور و دراز راستہ کو طے کر لیا تو یہ بہت اچھا ہے۔

بعض لوگون نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک جام شراب پی کر سفر حج یا نماز پر قوت حاصل کرے تو کیا یہ بھی جائز ہوگا۔ اس معترض کا مطلب یہ ہے کہ پہلے نفس سماع کی حلت و اباحت ثابت کرنی لازم ہے بعد ازان استحسان

واستحباب کے متعلق گفتگو کرنی چاہئے۔ مگر معترض کا یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ امام موصوف نے ایسا ہی کیا ہے کہ پہلے سماع کو مباح ثابت کردیا ہے پھر اُسکے استحسان واستحباب کے مواقع تبلائے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ امام موصوف کے نزدیک مختار مذہب یہی ہے کہ سماع مباح ہے اور کسی امر عارضی کے لاحق ہونے سے حرام یا مکروہ ہوجاتا ہے۔ بعض لوگون کا قول ہے کہ تقویٰ سماع کے نہ سننے مین ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کَانَ اِبْلِیْسُ اَوَّلَ نَاحٍ وَّاَوَّلَ مَنْ تَغَنّٰی یعنے پہلا نوحہ کرنے والا اور پہلا گانے والا شخص ابلیس ہے۔ اور دوسری حدیث مین ہے اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ یعنے گانا نفاق کو دل مین اسطرح اُگاتا ہے جسطرح پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔ یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان مین جابر سے روایت کی ہے۔ ابن مسعود اور ابن عباس قسم کھاکر کہتے ہین کہ آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ مین لہو حدیث سے مراد گانا سننا ہے۔ اور مجاہد کہتے ہین کہ آیہ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ مین صوت سے مزامیر کی آواز مراد ہے اور حضرت شیخ الفضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اَلسَّمَاعُ رُقْیَةُ الزِّنَا یعنے سماع زنا کا منتر ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس مین اُن کے نے کی آواز سنکر کانون کے بند کرنے کا قصہ ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہین کہ گانا لہو ہے مکروہ مشابہ باطل کے اور جو شخص بکثرت گانا سنے وہ جاہل بیوقوف ہے اور اُسکی گواہی قبول نہ کیجائیگی اور فرمایا ہے کہ نامحرم عورت اگرچہ پردہ مین ہو مگر اُس کا گانا سننا جائز نہین۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ گانا سننا ایک گناہ ہے امام مالک رحمۃ اللہ فرماتے ہین اگر کسی نے لونڈی خریدی اور وہ گانے والی نکل آئی تو یہ ایک عیب ہے جسکے سبب سے وہ اسکو واپس

دلائل عدم جواز

کر سکتا ہے۔ اور یہی امام احمد سے بھی منقول ہے اور بیان کرتے ہین کہ یہی مذہب
تمام اہل مدینہ کا ہے۔

محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ یہ بحث اقوال فقیہہ کی طرف چل نکلی حالانکہ اس رسالہ کی تصنیف سے ہمارا مقصود اقوال واحوال مشائخ پر روشنی روشنی ڈالنی ہے کہ مشائخ نے اس مسئلہ مین کیا کہا ہے اور کیا کیا ہے اسواسطے ہم اوپر کے اقوال واحادیث کا تطبیقاً بین الدلائل وحفظاً للطرفین یہ فیصلہ کرتے ہین کہ اس غنا وسماع سے وہ گانا مراد ہے جو لہو ولعب کے طور پر خواہش نفسانی کے تقاضہ سے ہو پس یہ بالاتفاق حرام اور بالکل باطل ہے **مشائخ طریقت** کے اقوال وافعال بھی اس بات مین مختلف ہین چنانچہ کتاب بہجۃ الاسرار مین **شیخ حماد دباس** کی حکایت منقول ہے اور شیخ حماد اپنے وقت مین مقتدا ارباب طریقت اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے استاد ومرشد تھے کیونکہ ابتدا مین آپ نے انہین کی خدمت مین مراتب سلوک طے کیے ہین ایک روز یہ بزرگ جمعہ کی نماز کو تشریف لیجاتے تھے کہ راستہ مین گانے کی آواز آئی آپ وہین ٹھہر گئے اور فرمایا آج مجھ سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے جسکی یہ سزا مجھکو دی گئی ہر چند فکر کیا مگر کچھ خیال مین نہ آیا آخر گھر مین واپس چلے آئے اور سوچنا شروع کیا بڑی دیر کے بعد یاد آیا کہ ایک پیالہ خریدا تھا اور اسکے اندر تصویر بنی ہوئی تھی فرمایا اسی کی شومی اور نحوست نے آج مجھکو پریشان کیا۔ کتاب بہجۃ الاسرار ہی مین اسکے برعکس دوسری حکایت بلاحظہ کیجیے لکھتے ہین کہ ایک دن **شیخ ابو یعقوب** یوسف ہمدانی سماع کے اندر مشغول تھے کہ چند فقیہہ عالم آپکے پاس آئے جنکے آنے سے آپ کو تکلیف پہونچی اور فرمایا خدا تم کو ہلاک کرے۔ شیخ کے یہ فرماتے ہی وہ تمام علما مر گئے۔ اب میری سمجھ مین نہین آتا

Marfat.com

کہ یہ اختلاف کیون ہے اور کہان کسی ہے بجز اسکے اور کیا سمجھا جائے کہ ہر ایک بزرگ کا مشرب جداگانہ ہے۔ شیخ ابو یعقوب سر حلقۂ سلسلۂ نقشبندیہ خواجہ عبد الخالق عجدوانی کے پیر و مرشد ہین اور ان کے بعد اسی سلسلہ مین خواجہ بہاؤ الدین نقشبند سماع نہ سنتے تھے اور اُن کا قول ہے کہ نہ این کار میکنم و نہ انکار میکنم یعنے نہ مین سماع سنتا ہون نہ سماع کا انکار کرتا ہون پھر ان کے بعد ان کے بہت سے مرید سماع سنتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم کو حضرت نے اجازت دیدی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد مصلحت وقت اور غلبۂ ذوق و شوق سے تم سماع سنو تو مختار ہو۔

سلسلہ کبرویہ کے بزرگان و مشایخ مین سے حضرت شیخ نجم الدین کبری اور شیخ مجد الدین بغدادی اور دیگر عزیزان سماع سنتے تھے شیخ نجم الدین کبری شیخ عمار یاسر کے مرید ہین اور شیخ عمار یاسر شیخ ابو النجیب سہروردی کے مرید تھے اب دیکھئے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی بھی شیخ ابو النجیب ہی کے مرید ہین مگر یہ سماع نہ سنتے تھے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ سماع کسی خاندان مین جائز اور کسی مین ناجائز نہین ہے بلکہ یہ ایک حال ہے کہ بعض لوگون پر وارد ہوتا ہے اور بعض پر نہین ہوتا۔ یہ بات نہین ہے کہ سماع کسی خاندان کیساتھ مخصوص یا ارکان طریقت مین سے کوئی رکن ہو کہ اسکی پابندی ضروری ہو جائے۔

نیز قطب الوقت حضرت شیخ **ابو الحسن شاذلی** امام حلقۂ شاذلیہ سے منقول ہے کہ سماع وہی لوگ سنتے ہین جو طعام حرام کہاتے ہین خدا فرماتا ہے سَمّٰعُونَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُونَ لِلسُّحْتِ اور جب انہین بزرگ سے اُن لوگون کی نسبت سوال کیا گیا جو اپنے بزرگون کی تقلید مین سماع سنتے ہین تو آپ نے یہ آیت پڑھ دی۔ اِنَّھُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَھُمْ ضَآلِّیْنَ فَھُمْ عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ یُھْرَعُوْنَ۔ اسی شاذلی خاندان کے ایک بزرگ فرماتے ہین کہ اگر سماع کو اہل سماع اسکی تمام شرائط و آداب کیساتھ بھی سنین تب بھی

دلیل عدم جواز

Marfat.com

درجۂ حق سے انحطاط ہے پھر ناہون کے سننے کا تو کیا کہنا ہے میرے نزدیک
یہان درجۂ حق سے مراد اتباع سنت کا طریقہ ہے کیونکہ اس مین شک نہین
کہ سماع کی یہ صورت اور یہ طریقہ بالکل سنت اور اتباع کے خلاف ہے۔ یا درجہ
حق سے اس جگہ مقام شہود و تجلی ذات مراد ہوگی اس لئے کہ بعض بزرگان
فرماتے ہین کہ سماع کا غلبہ اور اس کا شوق اُن لوگون پر ہوتا ہے جو اہل قلوب
اور ارباب تجلی صفات ہین اور یہی مقام تغیر و تحول و اضطراب کا ہے بخلاف
تجلی ذات کے کہ اس مقام مین سکون و تسکین اور اضمحلال چاہیئے۔

صاحب **کشف المحجوب** فرماتے ہین سماع سننا گویا محبوب کا پیام سننا ہے
اور نامہ و پیام غیبت مین سُنا جاتا ہے نہ حضور مین ہان ممکن ہے کہ حضور مین
بھی محبوب سے کچھ بات چیت ہوجائے مگر اسکو نامہ و پیام نہ کہینگے البتہ
جب حالت استغراق ہو اور سماع مین استغراق نہین ہوتا کیونکہ استغراق
بے شعوری ہے اور سماع مین ایک قسم کا شعور ہوتا ہے جب استغراق ہوگا
تب سماع نہ رہے گا اور سماع کی بہتر و خوشتر حالت یہی ہے کہ اختیار رجاتا رہے
نہ شعور۔ نیز بزرگان کا قول ہے کہ سماع ارباب وجد کو ہوتا ہے اور وجد فقد سے
ظاہر ہوتا ہے۔ وجود کا مرتبہ وجد کے اوپر رکھا گیا ہے جو اہل تمکین کا مقام ہے

عوارف مین حضرت شیخ حماد دباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرماتے ہین اَلْبُکَآءُ
مِنْ بَقِیَّۃِ الْوُجُوْدِ یعنے رونا وجود کے بقیہ سے ہے اگر بقیہ نہو تو رونا نہ آئیگا

حضرت **سہل تستری** سے منقول ہے کہ آپ کبھی قرآن شریف یا کسی
چیز کو سنکر نہ روتے تھے آخر عمر مین ایک روز قرآن شریف کے سننے
سے آپ کے بدن مین لرزہ ہوا کسی نے عرض کیا کہ اس کا کیا سبب ہے
فرمایا ضعفِ حال سے ایسا ہوا عرض کیا کہ اگر یہ ضعف ہے تو پھر قوت کیا ہے

Marfat.com

فرمایا قوت یہ ہے کہ جوکچھہ انسان پر وارد ہو اُسکو ضبط کرے اور متغیر نہو دے
جیسا کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی حکایت بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ آپ کا گذر
ایک شخص کے پاس ہُوا جو تلاوت قرآن مین نہایت گریہ وزاری کر رہا تھا
اُسکی اس حالت کو دیکھکر آپ نے فرمایا کہ پہلے ہم بہی ایسے ہی تہے مگر اب
ہمارے دل سخت ہو گئے ہین۔ اس سختی سے مراد یقین و تمکین کیساتھ
دلکا سخت ہوتا ہے جو پہر متغیر نہین ہوتا اور اسی سبب سے حضرت جنید نے
آخر عمر مین سماع سننا ترک کر دیا تھا اور اسی مقام کی نسبت حضرت شیخ
شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین کہ منتہی سماع سے مستغنی ہے۔ خواجہ
بندہ نواز حضرت سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمۃ اسی مقام پر عوارف کے ترجمہ مین
فرماتے ہین کہ اس منتہی سے وہ منتہی مراد ہے جسکو انتہائی آفات کا سامنا
نہ ہوا ہو۔ پہر فرماتے ہین کہ عشق کی دو آفتین ہین ایک وہ جو ابتدائے عشق
مین پیش آتی ہین اور ایک وہ جنکو انتہائے عشق مین سہنا پڑتا ہے۔ ابتدائی
آفات یہ ہین کہ طلب معشوق مین بے حد و نہایت رنج و غم اُٹہاتے اوٹہاتے
اس رنج و غم ہی سے اُسکو لطف و لذت حاصل ہونے لگے اور وصل کا راستہ
ہاتھہ نہ آئے پہر چند روز کے بعد یہ لطف و لذت بہی نہین رہتی تمام ذوق و
شوق اُس کا سرد ہو کر بد انجامی نصیب ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا۔
انتہائی آفت یہ ہے کہ جب معشوق کا وصال میسر ہو کر اُس کا لطف و سرور
حاصل ہو اور فراق کا رنج و غم دور ہو جائے تو پہر چند روز کے بعد وصال کا لطف
بہی نہ رہے گا یہی آفت ہے اور اسی سبب سے برخوردار عشق وہی ہے
جس مین وصل کی ترقی کیساتھہ ذوق و شوق بہی روز افزون رہے۔
سید موصوف فرماتے ہین میرا کلام ذوق مین ہے مین کمال و نقصان مین گفتگو

Marfat.com

نہین کرتا۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ سید صاحب
کا یہ کلام مستی اور جوش طبعی پر مبنی ہے ورنہ گفتگو تو کمال و نقصان ہی مین
کیجاتی ہے ذوق ایسی چیز ہے جس مین گفتگو کیجائے۔ مگر چونکہ یہ کلام
مستانہ ہے اسکی نسبت کچھ کہا نہین جاسکتا ؎ مست عشقم دگر مپرسید انم
عوارف کے ترجمہ مین آپ سماع کی بحث مین ایک بزرگ کا یہ قول نقل فرماتے
ہین اَلْغِنَاءُ یَنُوبُ عَنِ الْخَمرِ وَیَفْعَلُ مَا یَفْعَلُ السُّکْرُ یعنے گانا مست بنانے اور
بیخود کرنے مین شراب کا کام کرتا ہے اور اُس کا قائم مقام ہے اور انہین
بزرگ نے سماع کی مذمت اور اُس سے پرہیز کرنے کیواسطے فرمایا ہے
کہ اِیَّاکَ وَالْغِنَا فَاِنَّہٗ یَزِیْدُ الشَّہْوَۃَ وَیَہْدِمُ الْمُرُوَّۃَ یعنے گانے سے پرہیز کرو
کیونکہ یہ شہوت کو بڑہاتا اور مروت کو توڑتا ہے۔ اُن بزرگ کے اس کلام
کو نقل کر کے حضرت سید علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ واقعی سماع سننا ذوق اور
مستی کے واسطے ہے اور اِن بزرگ نے جو فرمایا کہ یہ شراب کا کام کرتا ہے
تو بس ہمارا مقصود حاصل ہوگیا۔ (سید صاحب کا یہ کلام خوشطبعی سے خالی
نہین ہے کیونکہ سماع کے ذوق بخشنے اور مستی لانے مین گفتگو اسکی حلت و
حرمت مین ہے۔ کہتے ہین اگر ذوق و مستی ہی مطلوب ہے تو پھر شراب کا
ایک پیالہ پی کر مست کیون نہین ہو جاتے اسی کے متعلق ایک حکایت کشف
المحجوب مین لکھی ہے کہ ایک صاحب کشف بزرگ نے دیکھا کہ شیطان کے
گرداگرد لوگ گا بجا رہے ہین اور وہ نہایت سوز و گداز کیسا تہ رقص و گریہ مین
مصروف ہے ان بزرگ نے سبب پوچھا اُس نے کہا کہ جس روز سے طوق
لعنت عنایت ہوا ہے بجز اس سوز و گداز کے اور کچھ کام نہین ہے ایک
صوفی نے جو یہ حکایت سنی بہت خوش ہوئے اور کہا یہ تو عین ہمارے حال

عدم جواز

کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم کو سلام فرماتے ہین یہ سنتے ہی شیخ عبد السلام پہر نہایت وجد و کیف طاری ہوا اور پہر مجالس سماع مین شریک ہونے لگے یہ حکایت نہایت معتبر ہے اور بہت سے ثقہ لوگون نے اسکو روایت کیا ہے۔ مگر مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مجالس سماع سے سماع اشعار کی مجلسین مراد ہین یا سماع قرآن کی۔

حضرت شیخ عبد اللہ انصاری فرماتے ہین کہ ذوالنون مصری اور شبلی اور خراز اور شیخ ابوالحسن نوری قدس اللہ اسرارہم سب سماع کے اندر تشریف لیگئے ہین حکایت ان کی نفحات الانس مین مذکور ہے یہ بات یقینی ہے کہ بزرگان مشائخ چشتیہ قدس اللہ انوارہم سماع سنتے تھے مگر نہایت احتیاط اور شرائط و آداب کیساتھ۔ اکثر ان کی مجالس خلوت مین اغیار و نامحرمون سے خالی ہوتی

بیان کرتے ہین کہ قطب الواصلین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ وَاَوْصَلَ اِلَیْنَا فُتُوحَہٗ کے عہد دولت مہد مین درویش طے کا روزہ رکہتے اور بڑی ریاضت و مجاہدہ کے بعد سماع سنتے تھے۔ مشہور ہے کہ حضرت خواجہ نے سماع ہی مین وفات پائی جسکی طرف حضرت امیر حسن بن علاء سنجری علیہ الرحمۃ نے اپنی غزل کے اس شعر مین اشارہ کیا ہے ؎

جان برین یک بیت دادہ آن بزرگ + آرے این گوہر زکان دیگر است
کشتگانِ خنجرِ تسلیم را + ہر زمان از غیب جانے دیگر است

قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ عظماء علماء سے تھے اور عشق و محبت و توحید کا مشرب رکہتے تھے سماع کے اندر آپ کو نہایت غلو تہا اُس زمانہ کے علمائے آپ کے اوپر محضر بنایا اور سلطان شمس الدین بلتمش انار اللہ برہانہ کے حکم سے سماع کی ممانعت کیگئی مگر خلوت مین درویش سنتے تھے۔ ان تمام واقعات

کی تفصیل کتب ملفوظات مین موجود ہے۔

حضرت مولنا برہان الدین بلخی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ مجہہ کو خدا سے امید ہے کہ قیامت کے روز کسی کبیرہ گناہ کی بابت مجہ سے سوال نہ کریگا مگر ایک گناہ کی نسبت اور وہ یہ کہ مین رُباب سُنتا ہون اور اگر اسوقت موجود ہو تو اسوقت بہی سنون۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ مولنا برہان الدین نے اپنے اس کلام مین اپنے قصور کا اعتراف کرکے اپنی مجبوری۔ بے اختیاری اور گرفتاری کی طرف اشارہ کیا ہے۔

حضرت حریق المحبۃ خواجہ فرید الدین قدس اللہ سرہ سے نقل کرتے ہین کہ آپ کی حضور مین سماع کی بابت لوگون کے اختلاف کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ ایک تو جلکر خاکستر ہوگیا اور دوسرے ہنوز اختلاف ہی مین ہین۔

حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ کے زمانہ مین اس کام نے کچہہ اور ہی رواج پایا۔ تغلق کے زمانہ مین علمانے آپ کے اوپر بہی محضر تیار کیا اور پچہلے محضر جو حضرت قاضی حمید الدین ناگوری کے واسطے تیار کئے گئے تہے وہ بہی موجود کئے اور غالبًا تفصیل وتفریق پر فیصلہ ہوا۔ اِن بزرگان کی مجالس مین مزامیر نہوتے تھے نہ تالیان بجائی جاتی تہین بلکہ حضرت محبوب الٰہی اپنے یاران کو مزامیر کے سننے سے منع فرماتے تھے آپ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی طریقت سے گرلے تو شریعت مین رہے اور اگر شریعت سے گرا تو پہر اُس کا کہان ٹہکانا ہے حضرت کا یہ فرمان مسائل فقہیہ کی بنا پہ ہے اس لئے کہ گانا سُننے مین فقہا کا اختلاف ہے اور مزامیر بالاتفاق حرام ہین۔

ایک دفعہ حضرت امیر حسن بن علا سنجری علیہ الرحمۃ نے حضرت محبوب الٰہی نور اللہ

مرقدہ کی خدمت مین عرض کیا کہ جب کوئی آواز خوش سننے مین آتی ہے دنیا
وما فیہا کا خیال دور ہوجاتا ہے تمام چیزون سے دل سرد ہو کر سوا حضرت
حق کے کچھ دل مین نہین رہتا مگر نماز مین یہ حالت نصیب نہین ہوتی -
حضور محبوب الٰہی نے ارشاد فرمایا کہ کوشش کرو تاکہ نماز مین بھی یہ حالت
نصیب ہو جب حضرت مجلس سماع مین رونق افروز ہوتے ذوق و شوق
نہایت غلبہ ہوتا مگر رقص و تواجد کی نقل کہین دیکھنے مین نہین آئی -
حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی نہایت ورع و تقویٰ اور احتیاط
نگاہداشت حدود ظاہر مین مشغول رہتے تھے اور اکثر آپ کا وقت علوم
کی درس و تدریس مین صرف ہوتا اگر کبھی سماع ہی سنتے تو آپ کے قوال
طالب علم اور درویش ہوتے تھے - سنا گیا ہے کہ ایک مرتبہ مولنا برہان
الدین غریب علیہ الرحمۃ کے مکان مین سماع کی مجلس منعقد ہوئی اور مزامیر
تھا حضرت مخدوم نصیر الدین محمود وہان سے اٹھکر تشریف لیگئے کسی نے
یہ خبر حضرت محبوب الٰہی کی خدمت مین پہونچائی آپ نے فرمایا انہون نے
خوب کیا حق انہین کی جانب ہے شیخ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ اب بھی
حضرت مخدوم صاحب کے سلسلہ سے نسبت رکھنے والے مشائخین مزامیر
کے سننے سے نہایت احتیاط رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ مخدوم صاحب
فرمایا ہے میرے مریدون مین سے جو شخص مزامیر سنیگا وہ میرے عقد بیعت
اور مریدی سے باہر ہوجائے گا واللہ اعلم بالصواب -
پس ظاہر ہوگیا کہ سماع کے متعلق طریقت کے افعال و اقوال مختلف
متعارض ہین اور اس مین شک نہین کہ یہ تخالف و تعارض توقف
و تردد کا مقتضی ہے اب اگر دونون طرفون مین سے ایک طرف کو غلبہ

Marfat.com

ارشاد شیخ

دیا جائے تو اُس کا کچھ سبب اور باعث ہونا چاہیے پھر اگر یہ سبب غلبۂ
شہوت اور بطالت اور احکام شرع سے بے پروائی اور اچھے بڑے کو نہ پہچاننا
ہے تو ایسے لوگوں کی نسبت گفتگو نہیں ہے بلکہ یہ لوگ جانوروں سے بھی زیادہ
گمراہ اور بے عقل ہیں کیونکہ ان کے افعال و اقوال کچھ ضبط و ربط نہیں رکھتے
انہیں لوگوں کا دوسرا گروہ طاعت عبادت خلوت و مناجات وغیرہ کی لذت
سے محروم ہے اور جب کسی نغمہ کی آواز سنتے ہیں جو بالطبع محرک باطن
اور جامع خیالات متفرقہ ہے تو سرور و لذت حاصل کرتے اور عبادت و ریاضت
پر اُسکو ترجیح دیتے ہیں بلکہ اہل اور لائق لوگوں کو ذوق و لذت اور عشق سے
محروم سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صرف ان لوگوں کو شیطان نے دھوکہ دے رکھا ہے
ان کی سزا یہی ہے کہ روز بروز یہ لوگ دین و دیانت کے راستہ سے دور
اور بیگانہ ہوتے جاتے ہیں نماز میں ان کا بجز نشست و برخواست کے اور
کچھ حصہ نہیں ہے اور یہ بھی صرف دکھاوے کی خاطر پڑھ لیتے ہیں تاکہ لوگ لعن
وطعن نکریں۔ ان لوگوں کے سامنے اگر خوش آوازی خوبصورتی کیساتھ
آجائے تو بس ان کا ذوق و شوق صوری و مادی طور سے مکمل اور پورا
ہوجاتا ہے جس سے بڑھکر ذوق و شوق نہیں ہے انہیں لوگوں میں سے ایک گروہ نے
طائفہ وجودیہ باطنیہ کے رموز و اشارات کو اپنا مایۂ کار سمجھ رکھا ہے اور خیال
کرتے ہیں کہ تمام علماء و فضلاء ان رموز کے سمجھنے سے قاصر ہیں معاذاللہ من ذلک
کاشکے یہ ذوق و معرفت ہرگز نہوتی۔ اسی مقام پر سب سے بڑی مصیبت پیروں
اور بزرگوں کی پیروی ہے۔ یہ لوگ نہ شریعت کے احکام سے واقف ہیں
نہ فقہ و حدیث کا علم رکھتے ہیں اگر ان سے کہا جائے کہ شریعت میں یہ مسئلہ
اس طرح ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم کو شریعت سے کیا کام ہم تو ایسے بزرگ کے

مرید ہین اور ہم نے ایسون کا دامن پکڑا ہے کہ ہم کو کسی چیز کی ضرورت نہین رہی
شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین ان لوگون کی یہ باتین کفر کی ہین ان پر
ارتداد کی حد قائم کرنی چاہیے انہین مین سے بعض لوگ ایسے ہین کہ جب اُن
کے سامنے شریعت کا مسئلہ بیان کیا جائے اور کہا جائے کہ تم اسکے خلاف
کرتے ہو تو وہ جواب دیتے ہین کہ ظاہر سنت تو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسا کہ
تم کہتے ہو مگر ہم اپنے بزرگون کے پیرو ہین اور ہمارے بزرگون نے جو کچھ کیا ہے
بغیر سند و دلیل کے نہین کیا اگرچہ ہم اُس دلیل کو نہین جانتے یہ بات تقلید
کی ہے اور یہ عذر ہو سکتا ہے مگر ان لوگون کو سمجھانا چاہیے کہ تمہارے بزرگ
سے جو بعض باتین اس قسم کی سرزد ہوئی ہین وہ غلبہ حال اور عالم بیخودی مین
ہوئی ہین وہ بہی کبہی کبہی نہ ہر وقت اور جب کبہی انہون نے سماع سنا ہے
شرائط و اداب کی بڑی پابندی کے ساتھ سنا ہے نیز تم کو انہون نے
اسکے سننے کا حکم نہین دیا اب تم بتلاؤ کہ تم مین وہ ذوق و حال کہان ہے
نہ اُن شرائط و آداب کے تم پابند ہو نہ اُن بزرگون کی صفات اور اُن کے
احوال سے آراستہ ہو اور اگر پہر بہی تم سُننے جاؤ تو خدا جانے اور تم جانو۔
انہین لوگون مین سے ایک گروہ احادیث اور اخبار و آثار سے سماع کا اثبات
کرتا ہے اور ان کی روش تکلف سے خالی نہین ہے حدیث لقد لسعت حیۃ
الہوی کبدی محدثین اور مشائخ محققین کے نزدیک بے اعتبار ہے۔ اور حدیث
جارتیان جس مین عید کے روز لڑکیون کے گانے اور حضرت ابو بکر صدیق
اُن کو منع کرنے اور پہر حضور صلعم کے ابو بکر کو باز رہنے کا ذکر ہے اس حدیث
سے اگرچہ خوشی و شادی کے موقعون پر گانے اور دف بجانے کی اباحت
ثابت ہے مگر آپ لوگون کو کچھ فائدہ نہین پہونچاتی آپ یہ نہین جانتے

Marfat.com

کہ اُس زمانہ مین کیا گاتے تھے اور وہ کونسا زمانہ تہا گہر کی دو لڑکیان تہین
اور قبیلہ اوس وخزرج مین جولڑائیان ہوئی تہین اور اُن کے واقعات کو
شعراء نے نظم کیا تہا اُن کو وہ لڑکیان گارہی تہین یہ لڑکیان ڈومنیان یا گانے
کا پیشہ کرنے والیان نہ تہین۔ اس حدیث کو حجت لانے کی انتہا یہ ہے
کہ مطلق گانا حرام نہین ہے ہم نے اسکو تسلیم کرلیا مگر اب یہ بتلائے کہ اس
طور سے گانے کی مجلسین کرنی اور ہر ایک خاص وعام اور نااہل کا جمع ہونا
کیا معنے رکھتا ہے۔

اسی گروہ مین سے جو لوگ پیرون کی پیروی کو حجت لاتے ہین یہ ان کا صرف
بہانہ ہے پیرون کی میراث مین سے ان کے حصہ مین کیا ایک سماع ہی ہگیا ہے
ان کی طاعت عبادت زہد وتقویٰ کدہر گیا بیشک یہی وہ لوگ ہین جن پر یہ مثل
صادق آتی ہے بدنام کنندہ بسیار نکونامے چند درحقیقت ان کو ان بزرگان
دین سے کچھ نسبت نہین ہے نہ ان لوگون پر اُن کی کچھ عنایت ہے بہلا وہ
اربابِ حق واصحابِ صدق ایسے اہلِ بطلان وکذب سے کب راضی ہو سکتے
ہین جن کا دارومدار نفس پرستی اور تعصب کے سوا کسی چیز پر نہین ہے یہ لوگ
اگر کسی عالم کو دیکھ لیتے ہین تو بہت تند وتیز ہوتے ہین گویا عالم سے ان کی
سخت دشمنی ہے۔

انہین لوگون مین سے ایک گروہ جو درویشی کا لباس پہنے ہوئے ہین اور
بزرگون کی روش پر چلنا چاہتے ہین ان کا یہ قول ہے کہ ہمارے بزرگون
نے سماع سنا ہے ہم اُن کے قول وفعل سے انکار نہین کرسکتے اور ہمارے
سماع سننے کا یہ سبب ہے کہ ہم کہین اُس نعمت سے محروم نہ رہ
جائین جو ہمارے بزرگون کو سماع مین نصیب ہوئی ہے ہم کو اگر وجد نہین ہوتا

Marfat.com

تو اجد ہی سہی اور اگر تحقیقی نہین تشبہی ہی سہی یہ لوگ سماع مین توغل نہین کرتے
نہ تقویٰ کو ہاتھ سے جانے دیتے ہین بلکہ احتیاط سے کام لیتے ہین۔

اور ایک گروہ اُن لوگون کا ہے جو اہل ذوق وشوق اور اصحاب وجد کمال
اور ارباب قلوب ہین۔ ان لوگون مین نفسانیت اور تکلف بالکل نہین
ہوتا وجد وشرب اور سُکر مین مستغرق رہتے ہین۔

اور ایک گروہ اُن لوگون کا ہے جو مقام صحو وتمکین وتحقیق مین مقیم ومستقیم
ہین اور ان کا مقام تمام مقامات سے بالا اور برتر ہے اُولٰئِکَ علیٰ ہُدًی مِن
رَّبِّہِم وَاُولٰئِکَ ہُمُ المُفلِحُون ۵ ورضی اللہ تعالیٰ عن جمیع عبادہ الصالحین
والصادقین وارزقنا اتباعہم واسقانا من مشاربہم المار المعین ۵ صلی اللہ
تعالیٰ علی خیر خلقہ استاذ الکامل وامام الہدیٰ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
آمین یارب العالمین

للہ الحمد کہ آج بتاریخ دوازدہم ماہ مبارک ربیع الاول ۱۳۳۳ھ اس رسالہ
کے ترجمہ سے فراغت ہوئی۔

سید یسین نظامی دہلوی خواہر زادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا
محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ دہلی عرب سرائے فقط

عقائد صوفیہ

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کے رسالہ اعلام الہدیٰ کا اردو ترجمہ
عقائد مین فساد پیدا ہونیکے اسباب اور اُن کی اصلاح کے طریقے ایسی طرز سے بیان کیے گئے
ہین کہ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد صحیح عقائد کے متعلق کوئی شک وشبہ نہین
رہتا نہایت دلچسپ مدلل اور مختصر کتاب ہے قیمت ۴

Marfat.com

رسالہ سوئم

مختصر کتاب الامتاع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

العموم اہل اللہ کے اندر مروج سماع حکم شرع مین نصًا و نقلًا - قولًا و فعلًا مباح ہے -
مگر بعض اوقات عارضی وجوہات کے سبب مکروہ یا مندوب ہوجاتا ہے -

بہر حال اعمال کا نتیجہ نیت پہر موقوف ہے -

احکام سماع کے متعلق جب شیخ کامل حضرت مولنٰا کمال الدین جعفر تغلبی کے رسالہ کتاب الامتاع کو نظر کیا تو اسکو مسائل سماع کا جامع اور ہر ایک شخص کیلئے نافع سراپا انصاف کتاب و سُنت اور آثار ائمہ پر مبنی و معتمد پایا لہٰذا اس رسالہ کے مقاصد کو مین نے ان چار فصلون مین شرح و مفصل بیان کیا ہے -

پہلی فصل شعر کہنے اور کہولنیکے بیان مین - دوسری فصل گانے کے بیان مین - تیسری فصل آلاتِ طرب کے بیان مین چوتھی فصل گانے وباجے کے بیان مین -

پہلی فصل

شعر کہنے اور کہولنے اور حُدا کے بیان مین - امام مالک نے مؤطا مین

Marfat.com

روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر یہ لوگ تھے حسان بن ثابت عبداللہ بن رواحہ ۔ کعب بن زہیر رضی اللہ عنہم ان سب نے حضور صلعم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ یعنے شاعروں کے گمراہ لوگ پیرو ہوتے ہین ۔ حضور صلعم نے ارشاد کیا کہ کیا اسکے آگے خداوند تعالیٰ یہ نہین فرماتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ یعنے سوا اُن لوگون کے جو ایمان لائے اور اُنہون نے اچھے عمل کیے (وہ ان مین نہین ہین ۔) **حافظ ابو عمر** بن عبدالبر فرماتے ہین اس حدیث مین اس بات کی دلیل ہے کہ شعر کہنا مومنون کو نقصان نہین کرتا ۔

اور اسی مضمون کی ایک حدیث امام احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند مین جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہین مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین مسجد شریف کے اندر سو مرتبہ سے زیادہ حاضر ہوا ہون اور آپ کے اصحاب کو مین کے شعر اور جاہلیۃ کی بعض باتون کا تذکرہ کرتے ہوئے پایا ہے ۔ اور ایک حدیث بخاری و مسلم روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حسان کے پاس سے گذرے حسان اسوقت مسجد مین شعر پڑھ رہے تھے حضرت عمر نے انکی طرف دیکھا انہون نے کہا (دیکھتے کیا ہو) مین تم سے جو بہتر تھے یعنے حضرت صلعم ان کے سامنے گایا کرتا تھا ۔

اور یہ حدیث بھی بخاری نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہین حضرت ابو بکر کو جب بخار چڑھتا تھا آپ یون فرمایا کرتے تھے کُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِیْ اَهْلِهٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاکِ نَعْلِهٖ ۔ حضرت عائشہ نے اسکی حضور صلعم کو خبر کی آخر حدیث تک ۔

اور ایک حدیث ابو داؤد روایت کرتے ہین جسکی اصل بخاری مین موجود ہے کہ

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وصلعم نے فرمایا ہے بعض شعر حکمت کے ہوتے ہین اور
بعض بیان جادو ہوتا ہے شیخ ابن عبدالبر فرماتے ہین جسقدر اشعار حضور صلعم نے
کہولئے ہین اور آپ کے سامنے کہے گئے ہین وہ حد حصر سے باہر ہین اور جبکہ حضرت
ابوبکر نے شعر کہا اور حضور کو اُسکی خبر ہوئی اور آپ نے اسکو بحال رکھا اور منع نفرمایا
تو بہلا پہر جائز ہونیکے واسطے اس سے بڑہکر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے۔ اہل علم مین
سے کوئی شخص ایسا نہین ہے۔ جو عمدہ شعر کا انکار کرتا ہو کیونکہ شعر مین اور نثر مین
فرق ہی کیا ہے جس مضمون کا نثر کلام اچھا ہوتا ہے اسی مضمون کا نظم کلام بھی
اچھا ہوتا ہے اور جس مضمون کی نثر بُری ہوتی ہے اسکی نظم بہی بری ہوتی ہے
محمد بن سیرین اور عامر ثعالبی سے روایت ہے کہ شعر ایک
کلام ہے اچھا اچھا ہے اور بُرا بُرا ہے حضرت امام شافعی سے بہی یہی روایت ہے
اور بیہقی نے کئی طریقون سے اسکو حضور صلعم تک پہونچایا ہے مگر صحیح یہی ہے کہ
یہ قول امام موصوف ہی پر موقوف ہے جو لوگ شعر گوئی کو بُرا کہتے ہین اُنکی دلیل
یہ حدیث ہے جو مسلم مین روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
تم مین سے کسی کا پیٹ اگر پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعر
سے بہرے اس حدیث مین چند اقوال ہین جن سب مین راجح قول یہی ہے کہ یہ
مذمت اس شخص کی ہے جو بالکل شعر گوئی ہی مین فنا ہوجائے اور کل کاروبار
اور نماز و روزہ اور قرآن شریف کا پڑھنا اس سے چھٹ جائے بیہقی نے اسکے
متعلق ایک باب مرتب کیا ہے۔

تنبیہ

بعض اوقات شعر کے ساتھ ایسے عوارض لاحق ہوجاتے ہین جو اسے مکروہ یا حرام
بنادیتے ہین مکروہ ہونے کا تو وہی طریقہ ہے جو ہم نے بیان کیا کہ شعر گوئی مین

ایسا مشغول ہو جائے کہ تحصیل علم اور قرآن شریف کا پڑھنا وغیرہ تمام نیک کام اُس سے چھٹ جائین یا اپنے شعرون مین اپنی بیوی یا لونڈی کی حسن وجمال وغیرہ کی تعریف کرے کیونکہ مروت ایسی حرکات کی مانع ہے ادوی فرماتے ہین بیوی یا لونڈی کی خاص طور پر اپنے اشعار مین تعریف کرنی ناجائز ہے رُویانی کتاب البحر مین اپنے کل اصحاب سے نقل کرتے ہین کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی یا لونڈی کی شعر مین تعریف کہی تو اسکی گواہی رد نکی جائیگی اور غیر معینہ عورت کی تعریف کرنی جیسے کہ اگلے پچھلے شاعرون کی عادت ہی مشہور یہی ہے کہ بلا کراہت مباح ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے اسپر دلیل شرعی بیان کی ہے اور بیہقی نے اس مسئلہ پر اسطرح سے باب باندھا ہے باب اس شخص کے بیان مین جسنے بغیر نام لئے کسی عورت کی تعریف مین شعر کہا اور اسکے متعلق بیہقی نے شافعی کی نص کو بیان کیا ہے اور کعب بن زہیر بن ابی سلمیٰ کے اسلام لانیکی حدیث کو سند لائے ہین کہ انہون نے اپنے معشوقہ کی تعریف مین یہ قصیدہ کہا تھا جسکا شروع اسطرح سے ہے بانت سُعادُ فقلبی الیوم متبولُ اور حضور صلعم نے انکو منع نہ فرمایا تھا۔ امام غزالی فرماتے ہین سننے والون کو یہ لائق نہین ہے کہ ایسے غیر معین شعرون کو کسی خاص عورت پر اپنے خیال مین صادق کرلین اور اگر صادق کرینگے خود گنہکار ہونگے اور اگر اشعارون مین معشوقون کے قد رخسار اور حسن وجمال کا ذکر ہے تو یہ جمہور علما کے نزدیک مباح ہے کیونکہ کعب موصوف کا قصیدہ ان سب باتون کو شامل ہے اسی مضمون کا ایک یہ مصرع ہے ہیفاء مقبلۃ عجزاء مدبرۃ۔ مفسر قرطبی مالکی اور ابن الجوزی حنبلی کہتے ہین کہ ایک اجنبیہ عورت معینہ کی یا امرد کی تعریف کرنی یا کسی بے گناہ کی ہجو کرنی اگرچہ وہ ذمی ہو حرام ہے یا سچی بات مین اسقدر مبالغہ کرنا کہ وہ جھوٹ مین داخل ہو جائے حرام ہے۔ اجنبی عورت کی

Marfat.com

تعریف کرنی اس سبب سے ناجائز ہے کہ اسمین ایذا دہی ہے اور امرو کی تعریف
یون ناجائز ہے۔ کہ کسی وجہ سے اسکا حلال ہونا ثابت نہین ہوا اب رہا
مبالغہ پس اگر کسی وجہ سے سچ پر اسکو حمل کیا جاسکے تو یہ بہت ہی اچھا ہے
اور اگر نکیا جاسکے تو رافعی جمہور شافعیہ اور ظاہر نص سے نقل کی ہے کہ یہ حرام
ہے اور جہوٹ کی اور قسمون جیسی یہ بہی ایک قسم ہے۔ قفال اور صیدلانی
سے منقول ہے کہ یہ مبالغہ جہوٹ سے کچہہ نسبت نہین رکھتا کیونکہ جو شخص
جہوٹ بولتا ہے اوسکو یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا جہوٹ سچ ہے بخلاف شاعر کے
کہ اسکا مقصود محض اپنے شعر کی خوشنمائی ہوتا ہے اور رافعی نے بہی اسی بات
کو بہتر سمجہا ہے۔

حدا کا بیان

حدا اس گانے کو کہتے ہین جو مسافر لوگ جانورون کے تیز چلنے اور سفر کی تکان
نہ معلوم ہونے کے واسطے گاتے ہین۔ اونوی فرماتے ہین کہ حدا کے متعلق ہم ناجائز
ہونیکی کوئی دلیل نہین پاتے حدا محض شعر گیساتہہ آواز کا درست
اور موزون کرنا ہے تاکہ اثنار راہ مین مشقت نہ معلوم ہو اور جی خوش رہے
جیسے کہ دہقانی لوگ اور مزدور کارندے اپنے کام کے وقت گایا کرتے ہین اور
عورتین گیتون کیساتہہ بچون کو تسکین دیتی ہین۔ ابو العباس قرطبی کہتے ہین اگر
شعر مین محرمات اور خواہش کا ذکر نہ ہو تو اسکے پڑہنے مین کچھ حرج نہین ہے اور
نہ اسکے جواز مین کچھ شک ہے بلکہ بعض اوقات تو اسکا گانا مستحب ہے کیونکہ بہت
سے نیک کامون مین شعر نفس کو خوش کرکے امداد پہونچاتا ہے مین کہتا ہون شیخ
محی الدین نودی نے کتاب الاذکار مین اسکے استحباب کی تصریح بیان
کی ہے اور فرمایا ہے کہ راستہ جلد طے ہونے اور سوارون اور سواریون کے

Marfat.com

خوش کرنیکے واسطے شعر گانا مستحب ہے۔
صحیح بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہے کہتے ہین کہ خندق کی
جنگ مین مین نے حضور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو عبد اللہ بن رو
کا یہہ رجز پڑہتے ہوئے دیکھا اَللّٰھُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَ
صَلَّیْنَا فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا اِنَّ الْاَعَادِیْ قَدْ بَغَوْا
عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا اور اس جملہ کیسا تھ آپ آواز بلند فرماتے تھے۔
حافظ ابو عمر بن عبد البر اپنی کتاب تمہید مین سند کیساتھ حضرت عمر بن خطا
سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہے گانا مسافر کیواسطے اچھا توشہ ہے
ابن قتیبہ اپنی سند کیساتھ بیان کرتے ہین کہ سعد بن ابی وقاص مکہ مد
کے راستہ مین حالت احرام کے اندر گایا کرتے تھے۔
بیہقی سند کیساتھ روایت کرتے ہین کہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ
سواری پر بیٹھکر گایا کرتے تھے اس قسم کی نظیرین بے حد حساب ہین۔
فصل شرح غنا یعنے محض گانے کا بیان۔ قرطبی کہتے ہین غنا ترتیب مخصو
کیساتھ آواز شعر کا بلند کرنا ہے اور اد فوی فرماتے ہین غنا محض ترتیب مخصوص کی
آواز کا بلند کرنا ہے یعنے انہون نے شعر کی قید نہین لگائی ہے۔ تاکہ اسمین سیٹی
بہی داخل ہو جائے اور استبدار محض ترتیب مخصوص کیساتھ بغیر شعر کے آ
کو کہتے ہین علماء نے غنا کے سننے مین اختلاف کیا ہے ماوردی فرماتے
اکثر اہل علم نے اسکو مباح کہا ہے اور اکثر نے اسکو محظور سمجہا ہے اور اکثر اسکو
سمجہتے ہین چنانچہ امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی سے صحیح یہی منقول ہے کہ انہو
اسکو مکروہ سمجہا ہے اور ادفوی فرماتے ہین کتاب الام کے ادب القضاء مین
شافعی نے لکہا ہے کہ یہ مکروہ ہے اور اکثر شافعیہ نے بہی اسپر جزم کیا۔

مذہب ائمہ

Marfat.com

مرد و عورت کے گانے مین کچھ فرق نہین کیا - ابن صباغ کہتے ہین اس حساب سے
اجنبی عورت کا گانا زیادہ مکروہ ہونا چاہئے اور رافعی نے شرح صغیر مین اسپر جزم
کرکے کبیر مین بیان کیا ہے کہ عورت کی آواز ستر ہے یا ستر نہین ہے اور صحیح یہی ہے
کہ عورت کی آواز ستر نہین ہے علماء نے گانیکے کم یا زیادہ سننے مین کچھہ فرق نہین
کیا ہے یعنے کم سننے اور زیادہ سننے کا ایک ہی حکم ہے - بہت سے محققین نے
اسبات پر جزم کیا ہے کہ زیادتی کیوقت گانا مکروہ ہوتا ہے اور یہ زیادتی اسوجہ سے
مکروہ ہوتی ہے کہ اہل طاعۃ کا شعار نہین ہے - جب گانا کبھی کبھی سنا جاتا ہے تو
محض نفس کے راحت دینے کو اور کبھی کبھی نفس کو راحت و بناہر گز مکروہ نہین
ہے کیونکہ عنقریب بزرگون سے اسکا سننا نقل کیا جائیگا اور اصل بات یہ ہے کہ
کراہۃ حکم شرعی ہے بغیر خاص دلیل کے ثابت نہین ہو سکتی -
ابن المنذر کتاب الاشراق مین کہتے ہین کہ جو شخص اپنے گھر مین اپنے دوستون
کے ساتھہ تفریحاً گاتا ہے یہ منع نہین ہے اور ایسے ہی امام غزالی فرماتے ہین
کہ جو شخص اپنی اوقات کو اکثر گانے مین صرف کرتا ہے وہ جاہل ہے اور اسکی
گواہی مردود ہے کیونکہ کل مباح چیزین کثرت کی حالت مین گناہ صغیرہ ہو جاتی
ہین جیسے کہ گناہ صغیرہ مداومت کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے - اور گانا حرام
بھی اسوقت تک نہین ہے جسوقت تک کہ فتنہ کا خوف نہو اور جسوقت فتنہ
کا خوف ہو جیسے کہ عورت یا امرد کے گانے سے متصور ہے تو یہ گانا حرام ہے
جیسے کہ رافعی اور غزالی فرماتے ہین اور یہ بھی ضرور ہے کہ گانے مین کسی کی ہجو
یا جھوٹ نہ ہو -
حنبلیون مین سے بہت لوگ اس طرف گئے ہین کہ غناء مطلقاً حرام ہے اور
ابن تیمیہ کہتے ہین ہمارے اکثر اصحاب کا یہی مذہب ہے -

Marfat.com

قاضی ابوالطیب نے سماع کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے اسمین شعبی اور سفیان ثوری
اور حماد بن زید اور ابراہیم نخعی سے اسکی حرمت نقل کی ہے اور مسلم کی شرح میں
نووی نے کل شافعیہ کا اسکے جواز پر اتفاق نقل کیا ہے یعنے زیادتی کے وقت
کراہتہ کے ساتھ ہم یہ پہلے ہی بیان کر چکے ہین کہ اگر مباح فعل کو طاعتہ کے
قصد سے کیا جائے تو وہ طاعتہ ہی مین شمار کیا جاتا ہے اور اسی سبب سے خوارز
کتاب الکافی مین اسکی کراہت بیان کر کے لکھتے ہین کہ اگر اسمین نیت ٹھیک ہو
مکروہ نہین ہے اور ابن حزم کہتے ہین گانا سننے مین جس شخص کی یہ نیت ہو کہ
کو راحت پہونچا کر طاعت پر قوت حاصل کرے تو یہ شخص مطیع ہے اور
اگر اُسکی نیت گناہ کی ہے تب وہ گنہگار ہے اور جو کچھ بھی نیت یعنے گناہ
کی نہین ہے تو یہ مباح ہے جیسے باغون مین سیر کرنا وغیرہ اور یہی استاد ا
قشیری کا قول ہے اور امام غزالی اور شیخ عزالدین بن عبد السلام اور ان کے
شیخ تقی الدین اور بہت سے متقدمین و متاخرین کا قول ہے اور یہی
حضرت جنید بغدادی شیخ الطائفین اور اکثر صوفیائے کرام کا ہے۔

اس فصل کے متعلق کئی حدیثین ہین۔ بعض تو وہ ہین جنکے ساتھ قائلین
نے حجت پکڑی ہے جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس
کے ساتھ آدمی لہو کرے وہ باطل ہے سوا رکمان کیساتھ تیر اندازی کرنا
اپنے گھوڑے کو سدھانے اور اپنی بیوی سے اخلاص پیار کی باتین کرنے
اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن
قائلین حرمت کہتے ہین گانا اُن تینون چیزون مین سے جو لہو حرام
کی گئی ہین نہین ہے لہذا یہ حرام ہے اور قائلین حلت اسکا یہ جواب
کہ حدیث مین لفظ باطل آیا ہے اس سے حرام مراد نہین ہے بلکہ با

فعل مراد ہے جسمین کچھ فائدہ نہو جیسے کہ بہت سے مباح فعل ہین قرآن شریف
ین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ربنا ما خلقت ہذا باطلا یعنے اے پروردگار تونے
ن کل چیزون کو بے فائدہ نہین پیدا کیا ہے دوسری یہ حدیث ہے جسکو
بوداؤد اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
انا دل کے اندر نفاق پیدا کرتا ہے جمہور اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ اس حدیث
ے بھی حرمت ثابت نہین ہوئی کیونکہ بہت سی ایسی مباح چیزین کہ جب
نکے ساتھ تکبر یا تفاخر کا قصد کیا جائے تو وہ نفاق پیدا کرتی ہین اور حرمت
غنا رہی کے متعلق ایک یہ حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
گانے والی لونڈیون کو نہ خریدو نہ فروخت کرو اور نہ اُنکو گانا سکھاؤ اور نہ اُنکی
تجارت مین خیر اور برکت ہے اور قیمت اُنکی حرام ہے اور اسی مضمون مین
یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ
ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس حدیث کا ایک راوی عبداللہ
بن زحر ضعیف ہے۔

جمہور اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ اول تو حدیث ثابت نہین ہے اور لو فرضنا
ثابت ہی ہی تب بھی لونڈی کی خرید اور فروخت حرام ہونے سے اسکے گانا
سننے کی حرمت لازم نہین ہوتی کیونکہ اکثر لونڈیان گانے ہی کے خیال
سے خریدی جاتی ہین اور گانا وہ عوض شرعی نہین ہے جو قیمت کے مقابل ہوسکے
اسی وجہ سے یہ بیع فاسد ہوئی نہ اسوجہ سے کہ انکا گانا حرام ہے۔ اور حرمت
ہی کے متعلق ایک یہ حدیث ہے جسکا بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً میری امت مین ایسے لوگ ہون گے
جو حر اور حریر اور معازف کو حلال کرینگے حر کے زیر کرینگے فرج کو کہتے ہین۔

Marfat.com

قرطبی جوہری سے ناقل ہین کہ معازف غنا کو کہتے ہین ۔
ادفوی فرماتے ہین یہ تفسیر مین نے جوہری کے صحاح مین نہین دیکھی
(نہ معلوم قرطبی نے کہان سے نقل کی ہے) بلکہ وہ صحاح مین لکھتے ہین کہ معاز
آلات لہو کو کہتے ہین (اور معازف جمع کا لفظ ہے جسکا) واحد معزفہ ہے۔ اور
حرمت غنا ہی کے متعلق ایک یہ حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث نمبر ۵
فرمایا ہے جب گانے والی لونڈیان پیدا ہون اور معازف ظاہر ہون اور شرابین
پی جائین پس اسوقت لوگون کو چاہیے کہ ایک سُرخ ہوا اور مسخ اور قذف کا
انتظار کرین اور ایسی نشانیون کا جو اسطرح پے در پے آئینگے جیسے موتیون کے ہا
کا تاگا ٹوٹ جاتا ہے (اور اسکے موتی پے در پے گرنے لگتے ہین) اس حدیث
کو ترمذی نے جتنے طریقون سے روایت کیا وہ کل ضعیف ہین۔
اور جمہور اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ گانے والی لونڈیون کے پیدا ہونے سے گا
کی حرمت لازم نہین ہوتی ہے اور یہ کہ لفظ قینہ جو اس حدیث مین آیا ہے اسکے م
اس لونڈی کے ہین جو شراب کیساتھ گاتی ہے اور ان وجوہات کے علاوہ ا
حدیث کے جسقدر طریق ہین وہ اس امت مین مسخ کے ہونے پر متفق ہین او
صحیح حدیثون سے ثابت ہوچکا ہے کہ اس امت مین مسخ نہ ہوگا۔ اب ہم ان احا
کو بیان کرتے ہین جنکے ساتھ قائلین حلت نے تمسک کیا ہے اور وہ گانے ک
بھی مکروہ نہین سمجھتے ہین۔ احادیث حلت
منجملہ اُنکے ایک یہ حدیث ہے جو بخاری ومسلم نے حضرت عائشہ سے روایت حدیث نمبر ۱
ہے کہ ابوبکر رض عید کے روز اُنکے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس دو ل
دف بجا کر گا رہی تھین حضرت ابوبکر رض نے اُن لڑکیون کو جھڑکا حضرت صلی ال
وسلم نے فرمایا اے ابوبکر انکو چھوڑدو ہر قوم کیواسطے عید ہے اور یہ ہماری عید

Marfat.com

اور ایک وہ حدیث ہے جو ربیع بنت معوذ سے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ہان اُنکی شادی کے روز تشریف لیے گئے وہان دو لڑکیان گا رہی تہین وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ آپ نے فرمایا اے لڑکیون یون مت کہو کل کی بات کو سوائے خدا کے اور کوئی نہین جانتا ہے بلکہ وہی گاؤ جو پہلے گا رہی تہین۔ اور دلائل حلت مین سے ایک حدیث یہی ہے کہ حضرت عائشہ نے ایک لڑکی کی ایک انصاری شخص سے شادی کی اور قبا[1] کی طرف رخصت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تمنے اُن کے ساتھ لہو (یعنے گانے والی عورتین کو) کیون نہین بہیجا کیونکہ انصار کو لہو اچھا معلوم ہوتا ہے طبرانی نے کبیر مین اور نسائی نے اسناد صحیح کیا تہ روایت کی ہے کہ ایک عورت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی آپنے حضرت عائشہ سے فرمایا اے عائشہ تم اسکو پہچانتی ہو یہ کون عورت ہے انہون نے کہا یا نبی اللہ مین نہین پہچانتی فرمایا یہ فلان قوم کی گانے والی لونڈی ہے تم چاہتی ہو کہ یہ تمہین گانا سنائے اُنھون نے کہا جی ہان تب اس عورت نے آپ کو گانا سنایا۔

اور ایک وہ حدیث ہے جو ابن ماجہ نے انس سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی ایک گلی مین سے گذرے وہان بنی بخار کی چند لڑکیان دف بجا کر یہ شعر گا رہی تھین نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي نَجَّارٍ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ حضرت صلعم نے فرمایا اے لڑکیون خدا جانتا ہے کہ مین تمسے محبت رکھتا ہون اور ایک یہ حدیث بھی حلت کی دلیل ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ سے واپس کامیاب ہو کر تشریف لائے تو ایک عورت آپ کی خدمت مین حاضر

[1] قبا مدینہ مین ایک مقام کا نام ہے اور مسجد قبا بھی اسی جگہ ہے۔

ہوئین اور عرض کرنے لگین کہ یا نبی اللہ مین نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ
آپ کو صحیح وسالم لائے گا تو مین آپ کے سامنے دف بجا کر گاؤن گی حضور نے
ارشاد کیا کہ تم اپنی نذر پوری کر لیجئے گا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے
روایت کیا ہے اور ایک وہ حدیث ہے جو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ۷
دارقطنی اور مسلم نے روایت کی ہے اور حاکم نے مستدرک مین اسکی تصحیح کی ہے
کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے حرام وحلال مین یعنے نکاح کے اندر تمیز دف اور
آواز سے ہے اور ایک یہ حدیث ہے جو حاکم اور دارقطنی نے اس کتاب مین ۸
جو بخاری و مسلم پر الزام مین لکھی ہے کہ انہون نے اپنی صحیحون مین ایسی حدیثون
کو بھی نہین روایت کیا ہے جو بالکل صحیح اور بے طعن ہین منجملہ انکے ایک یہ ۹
حدیث ہے کہ عامر بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہین مین ایک روز ابو مسعود
انصاری کے پاس گیا وہان قرظہ بن کعب اور ثابت بن زید بھی موجود تھے اور
اُن کے پاس چند لڑکیان دف بجا کر گا رہی تہین عامر کہتے ہین مین نے اُن
لوگون سے کہا کہ کیا آپ لوگ اصحاب رسول خدا صلعم ہو کر یہ کام کرتے ہین اُنہون نے
کہا ہان ہم کو حضور نے اسکی اجازت دیدی ہے

جو لوگ یہ کہتے ہین کہ غنا مکروہ ہے اُنکی یہ دلیل ہے کہ جب شرع شریف نے
ایک فعل کی مذمت کی اور دوسری دلیل سے اوسکی حلت ثابت ہوئی تو لاجرم
وہ فعل مکروہ ضرور ہے کیونکہ جس فعل کی شرع شریف نے مذمت فرمائی وہ فعل
حرام ہے مگر جب اوسکی اباحت کی بھی دلیلین ثابت ہوئین تو لاجرم جمعاً بین
الدلیلین وہ فعل مکروہ ہوا۔

اودھی فرماتے ہین۔ سائل کا یہ قول کہ گانا حلال ہے یا حرام اسکے یہ معنے
ہین کہ وہ دلیل شرعی چاہتا ہے اور جب کتاب وسنت اور اجماع امت

Marfat.com

گانے کی حرمت یا کراہت یا کسی حالت کیساتھ تخصیص ثابت نہین ہوئی تو
مذہب حق جسپر اعتماد لازم ہے یہی ہے کہ وہ مطلقاً مباح ہے کہتے ہین اور
وہ حدیث جسمین حضورؐ کے حضرت عائشہ کو اس عورت سے گانا سنوانے کا
بیان ہے مرد وعورت سے گانا سننے کی بڑی بھاری دلیل ہے اور حضرت
عائشہ سے حضورؐ کے اس فرمانے سے کہ یہ فلان قبیلہ کی گانے والی لونڈی ہے
معلوم ہوا کہ اسکا کام گانے ہی کا تھا اونوی فرماتے ہین امام غزالی کا قول ہے
کہ جب حضور صلعم کے سامنے دف کے ساتھ گانا ثابت ہے تو پھر تجویز عقلی
تاویل کی محتمل نہین ہے تاویل تو نصوص قولیہ ہی مین چلتی ہے پھر اوسکے بعد
اونوی نے سند کیساتھ بہت سے اکابرین صحابہ اور اونکے بعد علمار سے گانے
اور گانا سننے کی اباحت کو نقل کیا ہے۔ اور کہتے ہین کہ شیخ ابو طالب مکی کتاب
قوت القلوب مین لکھتے ہین کہ گانے کو صحابیون اور تابعیون نے سب نے
سنا ہے اور اہل حجاز ہمیشہ سے بڑے بڑے علماو فقہا کے زمانہ مین اسکی رخصت
دیتے چلے آئے ہین اور کسی نے اسپر انکار نہین کیا ہے مگر ہان بحالت زیادتی
یا اسمین کوئی مکروہ فعل ہو تب وہ مکروہ ہے کتاب صفوۃ التصوف مین حافظ
ابن طاہر اپنی سند کیساتھ بیان کرتے ہین کہ شافعی فرماتے ہین مین علمار حجاز مین سے
کیسکو ایسا نہین جانتا جو سماع کا انکار کرتے ہون اور عبد اللہ بن عمر نے خود
گانے کی استدعا کرکے اسکو سنا ہے۔ اور بغوی کتاب تہذیب مین اور صاحب
المہذب وغیرہ لکھتے ہین کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک دفعہ حضرت عمر سے
اُن کے پاس آنیکا اذن مانگا انہون نے حکم دیا جب یہ اندر گئے تو انہون نے
دیکھا کہ حضرت عمر بیٹھے ہوئے چپکے چپکے کچھ گا رہے ہین بعد ازان حضرت عمر نے
اُنسے فرمایا تمنے میرا گانا سنا عبد الرحمن نے کہا جی ہان مین نے سنا فرمایا ہم

Marfat.com

جب علیحدہ خلوت مین بیٹھتے ہین تو اسی طرح کچھ گا لیا کرتے ہین جسطرح اور لوگ
گاتے ہین - حضرت عثمان بن عفان کی دو لونڈیان تھین جو آپ کو رات
بھر گانا سنایا کرتی تھین جب سحر کا وقت ہوتا حضرت عثمان اُن سے فرماتے کہ بس
اب یہ وقت استغفار پڑہنے کا ہے - اور ابن قتیبہ نے روایت کی ہے کہ حضرت
بلال نے گانا شروع کیا کسی نے کہا ہا ئین آپ گاتے ہین کہا کیون مہاجرین
مین سے ایسا کون شخص ہے جسکو تمنے گاتے ہوئے نہین سنا اور اسامہ بن
زید تو خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف مین ریلٹے ہوئے ایک
پیر پر دوسرا پیر رکھکر گایا کرتے تھے - اور عبد اللہ بن جعفر باوجود اسقدر عظمت
وشان کے جو اُن کو حاصل تھی اپنے چچا امیر المومنین حضرت علی کی خلافت کے
زمانہ مین گایا کرتے تھے اور حضرت علی نے کبھی انکو منع نہین کیا - ابو طالب مکی
لکھتے ہین کہ حضرت زبیر گانا سنا کرتے تھے اور امام الحرمین اور ابن ابی الدم
اہل تاریخ سے اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ عبد اللہ بن زبیر کی چند لونڈیان
تھین جو اونکو عود باجا بجا کر گانا سنایا کرتی تھین حافظ ابو عمر بن عبد البر اور
حافظ ابن الجوزی نقل کرتے ہین کہ سعید بن مسیب جو افضل تابعین اور مدینہ کے
ساتون فقیہون مین سے ایک فقیہ ہین گانا سنا کرتے تھے اور اُسکے سننے سے
لذت حاصل کیا کرتے تھے اور یہ سعید بن مسیب وہ شخص ہین جو علم مین مقتدی
اور تقوے مین ضرب المثل تھے حافظ محمد بن طاہر نقل کرتے ہین کہ سالم بن عبد اللہ
بن عمر بن خطاب اور سعید بن جبیر یہ دونون گانا سنا کرتے تھے ابن قتیبہ نے
بیان کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز جب سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے مدینہ
کے والی تھے تو انکے پاس چند لونڈیان تھین جو انکو گانا سنایا کرتی تھین پھر
جب یہ خلیفہ ہوئے تو انہون نے (بہ سبب عدیم الفرصتی کے) ان لونڈیون کو

Marfat.com

چھوڑ دیا۔ استاد ابو منصور بغدادی نقل کرتے ہین کہ قاضی شریح اور عامر شعبی اور ابن شہاب زہری گانا سنتے تھے اور اوفوی نے ان کے علاوہ اور بہت نقلین بیان کی ہین جن مین سے ہین نے فقط انہین پر اکتفا کی ہے اوفوی لکھتے ہین کہ اگر ہم ان سب نقلون کو جمع کرین تو لا انتہا ہو جائین اور پھر اسکے آگے اوفوی لکھتے ہین کہ حضرت صوفیاء کرام اعلیٰ درجہ کے ذی علم اور فقہ و حدیث اور علوم شرعیہ کے واقف لوگ ہین جیسے استاد ابو القاسم قشیری اور شیخ ابو طالب مکی اور امام غزالی اور شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہم اور ان سب بزرگان کے اقوال سماع کے بارے مین مشہور ہین۔ اوفوی کہتے ہین کہ قشیری اور سہروردی حضرت جنید سے روایت کرتے ہین کہ صوفیائے کرام پر تین موقعون مین رحمۃ الٰہی نازل ہوتی ہے۔ سماع کیوقت اور کھانے کے وقت اور ذکر کے وقت کیونکہ صوفی لوگ بغیر وجد اور شہود حق کے سماع نہین۔ سنتے اور کھانا نہین کھاتے ہین مگر فاقہ کے بعد اور ذکر نہین کرتے ہین مگر مقامات صدیقین مین حضرت ممشاد کہتے ہین علو دینوری مین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور مین نے عرض کیا کہ حضور یہ جو سماع ہوتا ہے اس سے آپ کو کچھ انکار ہے فرمایا نہین مگر ان لوگون سے تم کہدو کہ یہ سماع سے پہلے اور اس کے بعد قرآن شریف پڑھ لیا کرین۔ شیخ ابو طالب مکی کہتے ہین جسنے بلا کسی تفصیل کے سماع کا انکار کیا اس نے ستر صدیقون پر انکار کیا اور شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین بلا تفصیل کے سماع کا منکر ضرور جاہل اور سنن و آثار سے بالکل ناواقف ہے یا کندہ طبیعت ہے جسکو کچھ بھی ذوق نہین ہے جو انکار سماع پر اصرار کرتا ہے۔ غزالی کہتے ہین جسکی طبیعت کو سماع نے حرکت ندی وہ ناقص اور اعتدال و انسانیت سے بالکل دور ہے اسکی کثافت طبیعت جانورون سے

Marfat.com

بھی زیادہ کثیف ہے تم نہین دیکھتے کہ بچے جب موزون آواز سنتے ہین تو
خاموش ہو جاتے ہین اور بہاایم موزون آوازدن کو سنکر بھاری بوجھہ لئے
ہوئے جنگل بیابان قطع کرتے ہین ایک فاضل شخص نے ایک منکر سماع کو اس
مضمون کا شعر لکہا کہ اگر تم کہتے ہو کہ سماع مین کچھ فائدہ اور نفع نہین ہے تو تم
اونٹ کو دیکہو جو تمسے زیادہ غلیظ الطبع اور کثیف المزاج ہے کہ موزون آواز
کو سنکر کس طرح آسانی کیسا تھ جنگل اور بیابان قطع کرنے لگتا ہے غزالی نے امام
شافعی سے روایت کی ہے کہ کسی نے ان سے ذکر کیا کہ یونس بن عبدالاعلے کو
سماع مین طرب حاصل نہین ہوتا فرمایا اسکے حواس صحیح نہین ہین بعض حکما کا قول
ہے کہ جسکی طبیعت کو فصل ربیع کی تروتازگی اور اسکے پھولون اور سرود باجے
اور اسکے تارون نے حرکت ندی تو وہ شخص فاسد المزاج ہے اسکا علاج کرنا
چاہئے ابن قتیبہ نے امام شافعی سے اور انہون نے حمیدی سے اور انہون نے
اسمعیل بن علیہ سے روایت کی ہے کہ جسکو گانے سے طرب نہ حاصل ہو وہ بزرگ
اور عقلمند نہین ہے۔ معاویہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر کے سامنے گانا سنا
اور انکو طرب حاصل ہوا اور کہا کہ بزرگ شخص کو ضرور طرب حاصل ہوتا ہے حکما
فرماتے ہین گانا ایک ایسی چیز ہے جو نفس کو برانگیختہ کرتا ہے جیسے کہ کھانے کی چیزین
جسم کو ابہارتی ہین پس جو شخص ذہن لطیف اور نفس فاضل رکھتا ہے وہ سماع
کی ضرور حرص کرتا ہے اور جس نفس کو سماع سے طرب حاصل ہوتا ہے وہ نفس
سب نفسون سے زیادہ اشرف ہے۔

تیسری فصل

آلات طرب مثل دف اور طبل اور شبابہ اور مزامیر اور عود وغیرہ کے بیان
مین دف دکے پیش اور زبر کیساتھ ہے اور اسی کو طار بھی کہتے ہین یہ باجا

دف

Marfat.com

اس شکل کا ہوتا ہے جیسے آٹا چھاننے کی چھلنی کہ ایک طرف سے منڈھی ہوتی
ہے فقہا فرماتے ہین اگر یہ دونون طرف سے منڈھا ہوا ہو تو یہی مزہر با جاہے
مگر ادزوی کہتے ہین لغت کی کتابون مین مزہر عود کو لکھا ہے دف کے بجانے
مین علما کا اختلاف ہے مگر راجح اور صحیح مذہب یہی ہے کہ شادی اور عید اور
کسی کے سفر سے گھر آنے اور ختنے اور ولادۃ اور خوشی کے موقعون پر بلا خلاف
جائز ہے ایسے ہی ہر وقت مطلقاً صحیح مذہب کے موافق جائز ہے کیونکہ ہم
بیان کر چکے ہین کہ دف حضور سرور کائنات کے سامنے کتنے ہی مرتبہ بجایا گیا ہے
اور خود حضور نے ان عورتون کو دف بجانیکی اجازت دی جنہون نے حضور
کے سفر سے صحیح و سالم واپس آنے کی نذر مانی تھی۔ بلکہ علما کا ایک گروہ اس طرف
گیا ہے کہ نکاح مین دف بجانا سنت ہے کیونکہ حضور صلعم نے فرمایا ہے
دف کے ساتھ نکاح کا اعلان کرو مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور
نذر جو پوری کیجاتی ہے طاعت ہی کے کامون مین پوری کیجاتی ہے اگر گناہ کا
کام ہے تو اسکے ساتھ نذر پوری نکی جائیگی دف مین جھانجھ ہون یا نہون دونون
حالتون مین یکسان ہے کیونکہ جھانجھ کی ممانعت کے متعلق کوئی دلیل نہین
آئی اور محض یہ خیال دوڑا کر کہ حضور کے زمانہ مین جو دف تھے اُن مین جھانجھ
نہ تھے جھانجون کو حرام کر دینا یہ کوئی حجت نہین ہے اور یہ بھی کچھ بات نہین
ہے کہ مرد ہی بجائے یا عورت ہی بجائے بلکہ دونون کا بجانا ٹھیک ہے
اور محض عورتون کیساتھ جو لوگ دف بجانیکی تخصیص کرتے ہین صرف اس خیال
سے کہ حضور کے زمانہ مین عورتین ہی بجاتی تھین اور کہتے ہین کہ مردون کو
اسکا بجانا ناجائز ہے کیونکہ اس مین عورتون کے ساتھ تشبہ ہوتا ہے اور عورتون
کیساتھ تشبہ کرنا حرام ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اب بھی اور پہلے بھی یہ بات مشاہدہ ہے

ثابت ہو چکی ہے کہ عورتین مردون ہی سے سیکھتی ہین اور مرد ہر زمانہ مین عورتون سے زیادہ دف بجاتے رہے ہین اب رہا عورتون کا تشبہ تو یہ اُن باتون مین حرام ہے جو عورتون کیساتھ مخصوص ہین ۔

طبل امام شافعی کے مذہب مین ہر طبل کا بجانا جائز ہے لڑائی کیواسطے ہو یا لہو کیواسطے سوائے ایک کوبہ کے ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضور نے شراب اور جوئی اور کُوبہ سے منع کیا ہے ۔ امام غزالی نے فرمایا ہے کل قسم کے طبل مباح ہین سوائے ایک کوبہ کے اور اسی قول کو رافعی اور نووی نے اختیار کیا ہے نووی کہتے ہین کُوبہ وہ طبل ہے جو بیچ مین سے بھچا ہوا اور تنگ ہوتا ہے اور خاصکر مخنث اسکو بجایا کرتے ہین بہت سے علما نے کوبہ کو بھی حلال لکھا ہے اور اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ حدیث ثابت نہین ہے ۔ حافظ عبد العظیم منذری کہتے ہین یہ حدیث غیر معلوم ہے اور بہت محدثین کہتے ہین کہ اس حدیث کے راوی مدلس اور مجہول ہین ۔ اور بر تقدیر ثبوت بھی علمانے اختلاف کیا ہے کہ کُوبہ کیا چیز ہے ابو سلیمان خطابی سنن ابو داؤد کی شرح مین لکھتے ہین کہ جو یہ کہتا ہے کہ کوبہ طبل ہے وہ غلط کہتا ہے درحقیقت کوبہ نرد کو کہتے ہین ۔ زمخشری اپنی کتاب فائق مین لکھتے ہین کہ کوبہ نرد ہے اور بعض طبل کو بھی کہتے ہین ۔ پھر جب لغتہ سے یہ ٹھیک نہ معلوم ہوا کہ یہ لفظ انہین معنون کے واسطے وضع کیا گیا ہے جنمین دلیل وارد ہے تو اسی سبب سے امام الحرمین نے کُوبہ کے حرام ہونے مین توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ مین اُسمین کوئی بات ایسی نہین دیکھتا ہون جو اسکی حرمت کی مقتضی ہو مگر فقط اتنی بات ہے کہ اسکو اکثر مخنث لوگ بجاتے ہین اگر کوئی صحیح دلیل حرام ہونے کی ثابت ہو جائے تو ہم اسکو حرام کہہ سکتے

کوبہ

Marfat.com

ورنہ ہم توقف مین ہین -

شبابہ اسکو یراع بہی کہتے ہین یعنے نفیری یا بانسری - اسکے بارے مین بھی علما کا اختلاف ہے مگر صحیح اور ثابت اور محکم مذہب یہی ہے کہ اسکا بجانا بھی مباح اور جائز ہے کچھ کسی قسم کی اسمین کراہتہ نہین ہے امام غزالی اور رافعی کا یہی مذہب ہے اور کتاب شرح صغیر مین لکھتے ہین کہ یہی مذہب ظاہر اور غالب ہے اور نووی بغوی کے اتباع مین اسکو حرام کہتے ہین اور دونون فریق ابو داؤد کی اس حدیث کو حجت لاتے ہین جو نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے نافع کہتے ہین کہ مین ایک دفعہ ابن عمر کے ساتھ جا رہا تھا انھون نے ایک باجا بجانے والے کی آواز سنکر اپنے کانون مین اُنگلیان دے لین یہان تک کہ جب دور نکل گئے تو مجھ سے کہا اب بہی وہ آواز سنائی دیتی ہے یا نہین مینے کہا نہین کہنے لگے مین حضور سرور کائنات صلعم کیساتھ تھا اور ایسا ہی موقع ہوا اور حضور نے اسی طرح کیا جسطرح مین نے تمہارے سامنے کیا اب جو لوگ اسکو مباح کہتے ہین انکی یہ دلیل ہے کہ اول تو یہ حدیث ثابت ہی نہین ہے کیونکہ ابو داؤد نے اسکی صحت مین گفتگو کی ہے اور بر تقدیر ثبوت اس حدیث سے یہ ثابت نہین ہے کہ حضور نے ابن عمر کو کان بند کرنے کا حکم فرمایا اگر اس باجہ کا سننا ناجائز ہوتا تو حضور ابن عمر کو کیون نہ منع فرماتے اور ایسے ہی ابن عمر نے نافع کو کیون نہ منع کیا اور حضور نے جو اپنے کانون کو بند کیا تو یہ وجہ تہی کہ حضور اکثر حالت ذکر و فکر مین رہتے تھے - اس خیال سے حضور نے کان بند کر لئے کہ کہین اس باجہ کی آواز سے اُس حالت مین فرق نہ آجائے یا یہ بات ہے کہ حضور نے تنفراً اسکو نہ سنا ہو جیسا کہ اکثر مباح چیزین آپ نے

ـلہ جیسے ہین آٹے کی چپاتی اور مہین کپڑا حضور نے کبھی استعمال نہین فرمایا حالانکہ انکا استعمال منع نہین ہے اور حضور کی ازواج مطہرات اور صاحبزادیون نے زیور نہین پہنا وغیرہ ۱۲

استعمال کرنی ترک کردی تھین نیز ممکن ہے کہ اُسس وقت اُسکی آواز حضور کو بھلی نہ معلوم ہوئی ہو۔ امام غزالی فرماتے ہین بہت سی مباح چیزون کا استعمال اہل دل نے ترک کردیا ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کُرتہ جو نہایت نفیس اور عمدہ تھا اپنے جسم مبارک سے اُتار کر ابوجہم کو مرحمت فرما دیا کیونکہ نماز مین اسپر نگاہ پڑجانے سے حضور کی مشغولیت مین فرق آتا تھا اور یہ بات حضور کے مقام عالی کے لائق نہ تھی باقی اور کسی کو آپ نے اسطرح کے کرتہ کے ساتھ نماز پڑہنے سے منع نہ کیا اور یہ بات تو سب جانتے ہین حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ علما یہ حجت بیان کرتے ہین کہ مزامیر اسلام سے پہلے پھیلے ہوئے تھے جب اسلام جاری ہوا تو انکی ممانعت نہ کی گئی اور نہ کسی نص صریح سے اُنکی نہی ثابت ہوتی ہے جیسے کہ نوحہ وغیرہ محرمات کی جو زمانۂ جاہلیت مین کی جاتی تھین نہی ثابت ہے جابر نے روایت کیا ہے کہ یہ آیت وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا اُن ہی لوگون کی شان مین نازل ہوئی ہے جو جہان کہین عورتون کو گاتے بجاتے ہوئے جاتے دیکھتے تھے حضور کو چھوڑکر فوراً گانا سننے اڑجاتے تھے اور حضور اکیلے کھڑے ہوئے خطبہ پڑہتے رہجاتے تھے حافظ محمد ابن طاہر کہتے ہین یہ حدیث صحیح ہے اور اپنی مسند مین اس حدیث کو روایت کرکے لکھتے ہین کہ دف اور مزامیر کا بجانا جاہلیت کی ان چیزون مین سے ہی جنکو شرع شریف نے بحال رکھا ہی اور ان کے استعمال کو منع نہین کیا عقل کسی طرح قبول نہین کرتی کہ حضور منع فرمائین اور پہر وہ جمعہ کے دن حضور کی مسجد کے دروازہ پر بجائے جائین خداوند تعالے نے جو اس آیۃ مین لہو سے منع کیا ہے تو اسی طور پر منع کیا ہے جس طور پر خطبہ کی حالت مین تجارت سے منع کیا ہے علماء قیاس کی رو سے

Marfat.com

یہ حجت بیان کرتے ہین کہ شبابہ کے اندر حرام ہونیکی کیا بات ہے بجز اسکے کہ وہ ایک طرب انگیز آواز ہے - اگر وہ حرام ہوا تو پھر گانا جو اس سے زیادہ طرب انگیز ہے وہ بھی حرام ہوگا اور جو گانا خوش آوازی اور ذی معنے اشعار کیساتھ ہو تو وہ دوستون اور وطن کی محبت کو یاد دلاتا ہے اور پھر جب گانا مطلقاً مباح ہے تو شبابہ اُس سے بڑھ کر مباح ہوا اور اسی قیاس پر کل آلات لہو حلال ہین بعض باجے مثل عود یا طنبورے یا مزمار عراقی وغیرہ کے اُن لوگون کے نزدیک جو انکی ممانعت کے قائل ہین منع بھی ہین کیونکہ اونکو مخنث بجایا کرتے تھے مگر پھر بھی ان مین شبابہ یعنے بانسلی داخل نہین ہے کیونکہ شبابہ اسواسطے بنایا گیا تھا کہ چرواہا اسکو بجا کر اپنی بکریون کو جمع کرے اور اس شبابہ ہی کے حکم مین کل مزامیر داخل ہین سوائے ایک مزمار عراقی کے - اب رہے کل مزامیر جیسے مقرونہ - یہ وہ باجہ ہے جسمین دو بانسلیان ملی ہوتی ہین یہ سب قریب قریب ایک ہی شکل کے ہوتے ہین - جیسے لمبی نے جسکا سر تنگ ہو مگر قرنا اور کرجہ یہ دونون نیچے سے کشادہ ہوتے ہین اور کرجہ کے نیچے تانبے کا پیٹ لگا ہوا ہوتا ہے - قرنا وہی باجہ ہے جسکو کشتی والے اور سواریون والے نقارون کیساتھ بجاتے ہین اسکا حکم شبابہ ہی کا سا ہے کیونکہ یہ شرابیون اور فسادیون کے کام مین نہین آتا اسواسطے کہ وہ لوگ ہمیشہ سے پوشیدگی کی جستجو مین رہتے ہین اور یہ باجے اعلان اور شہرت دینے کے آلے ہین اور قیاس سے جو دیکھا جائے تو وہی امام غزالی کا قول صحیح ہے کہ کل آلات لہو حلال ہین اور پہلے حدیث صحیح مین گذر چکا ہے کہ مدینہ کی عورتین دف اور معازف بجانیکے واسطے حضور کی مسجد کے سامنے حاضر ہوتی تھین - اس سے معلوم ہوا کہ حکم شرعی نے ان چیزون کو انکی اسی حالت پر رہنے دیا ہے جس پر

عود، طنبور، مزمار عراقی

مقرونہ، لمبی، قرنا، کرجہ؟

Marfat.com

یہ پہلے سے تھین کوئی نیا تصرف انہین نہین کیا مزمار عراقی اس کا حکم وہی ہے جو عود کا ہے کیونکہ اسمین کل باتین وہی ہین جو عود مین ہین عود ہی کو زہر اور بربط بھی کہتے ہین فقہا نے ان نامون مین کچھ تفریق بھی کی ہے اور انکے حرام ہونے کا حکم لگایا ہے کیونکہ یہ شرابیون کے استعمال مین آتے تھے اور انکی ممانعت اسواسطے کی گئی تھی کہ انکی آواز سے شراب کا شوق پیدا ہوتا تھا چارون امامون کے مذہب مین فقط ایک یہی توجیہ انکی حرمت کے متعلق بیان کی گئی ہے اور اسی کیساتھ امام غزالی نے احیاء مین اور نودی اور اوقومی نے بتبعاً الجمہور الاصحاب جزم کیا ہے اصحاب ظواہر اور کل اہل علم اس طرف گئے ہین کہ کل باجے حلال ہین اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ کوئی نص شرعی انکی حرمت کی بابت صادر نہین ہوئی اور قیاس کو اس مین دخل دینا بالکل منع ہے اور یہ کہنا کہ باجے خاص شرابی لوگ ہی بجاتے ہین بالکل خلاف ہے کیونکہ بڑے بڑے اہل حق اور صالحین کے سامنے اُس زمانہ مین بھی اور اس زمانہ مین بھی یہ باجے بجائے گئے اور بجائے جاتے ہین اور جن حکمانے ان باجون کو ایجاد کیا تھا تو کیا انہون نے خاص شراب ہی کیساتھ استعمال کرنیکے واسطے انکو ایجاد کیا تھا اب رہا شراب کی محفلون مین انکا بجایا جانا تو اس سے اُنکی حرمت نہین ہوسکتی جیسے کہ خوشبو اور پھول اور اگر وغیرہ کہ کوئی شراب کی محفل ان چیزون سے خالی نہین ہوتی ہے اور کیا یہ جو شراب کیساتھ لازم و ملزوم ہین انکی حرمت اس قیاس کے موافق سب سے پہلے ہونی چاہئے اور یہی علما یہ فرماتے ہین کہ باوجود اسکے کہ بزرگان صحابہ اور تابعین اور طبقات مشائیخ ان باجون کا استعمال کرتے آئے ہین پھر حرمت کی دلیل ان کے حق ہین کیسے ہوسکتی ہے چنانچہ پہلے صحیح طور پر ثابت کیا جاچکا

زہر۔ بربط

Marfat.com

ہے کہ عبداللہ بن جعفر اور ابن زبیر اور سعید بن مسیب اور عمر بن
عبدالعزیز کا گانا اور عود باجا سننا مشہور ہے - استاد ابو منصور نے
ان کے مباح ہونیکی بابت سعید بن مسیب اور عطا بن رباح اور زہری اور
شعبی اور اکثر فقہاء مدینہ کے اقوال نقل کئے ہین ادفوی فرماتے ہین ہمیشہ
ملانون نے عود کے حرام کرنے کو بہت ہی سخت مشکل سمجھا ہے اور ہمیشہ
اُن سے اسکی حرمت کی دلیل طلب کی جاتی ہے جس سے اُن بیچارون کی
جان مشکل مین آجاتی ہے امام محمد بن حزم ظاہری نے جو کل آثار اور سنن سے
واقف اور مطلع تھے قسم کھائی ہے کہ اگر انکی حرمت کے متعلق ایک بھی دلیل
ملجائے تو اُس کے اخذ کرنے مین کچھ تردد نہو اور استاد ابو منصور نقل کرتے
ہین کہ جلیل ابراہیم بن سعد جو ابن شہاب زہری کے شاگرد اور امام شافعی
کے استاد ہین اور جنکی نسبت بخاری کہتے ہین کہ یہ خاص احکامات کے متعلق
سترہ ہزار حدیث کے حافظ تھے یہ کسی کو بغیر گانا گائے اور عود باجا بجائے
حدیث نہ سناتے تھے - اور اسی بیان مین ابو بکر خطیب لکھتے ہین کہ امام موصوف
ابراہیم بن سعد جب بغداد مین تشریف لائے ہین تو ہارون الرشید نے
آپ کی بڑی خاطر و تواضع کی اور گانا گانے اور عود بجانے کا مسئلہ آپ سے
دریافت کیا آپ نے حلال ہونے کا فتویٰ دیا یہ سنکر بعض ملانون نے کہا کہ
ہم ہرگز ابراہیم بن سعد کی حدیث نہیں سنین گے ابراہیم بن سعد نے ملانون کی
یہ شوخ بیانی سنکر فرمایا قسم ہے خدا کی مین بھی بغداد مین بغیر گانا گائے اور عود
باجا بجائے ہرگز حدیث نہ بیان کرونگا تاکہ لوگ اُس چیز کو جسکو شرع شریف
نے حلال کیا ہے حرام نہ سمجھین - اسکے بعد ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہارون
رشید نے امام ابراہیم بن سعد موصوف سے درخواست کی کہ آپ مجھکو حدیث

Marfat.com

شریف سنائیں امام نے فرمایا اے امیرالمومنین عود باجا منگائیے مین پہلے اسے بجاکر گاؤن گا تو پھر حدیث بیان کرون گا ہارون رشید امام کا یہ قول سنکر اُٹھا اور عود منگاکر اُنکو دیا انہون نے اسکو بجاکر گایا اور پھر حدیث بیان کی ہارون رشید نے امام موصوف کو بغداد کے بیت المال کا خزانچی کر دیا تھا اور وہین ۱۸۴ھ خلافت ہارون الرشید مین انہون نے انتقال فرمایا۔ رحمهم اللہ۔

چوتھی فصل

ایک ہی مجلس مین گانا گانے اور باجے بجانے کا بیان۔

امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین جب علیحدہ علیحدہ مفرد چیزون کا استعمال جائز ہے تو پھر مرکب یعنے گانے کیساتھ باجون کا بجانا بھی جائز ہے اور اسی قول کے موافق کل علما کا قول ہے۔

اور نووی فرماتے ہین شیخ ابو عمرو بن صلاح نے جو فتویٰ دیا ہے۔ کہ اگر دف کیساتھ شبابہ بجایا جائے تو یہہ چارون امامون کے مذہب مین حرام ہوجاتا ہے اسمین محض اختلاف شبابہ کے اندر ہے اور کوئی امام اس قول مین انکا موافق نہین ہے شیخ عزالدین وغیرہ نے ابو عمرو کے اس قول کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ ہمنے کوئی ایسا امام نہین دیکھا جو مفردات کو حلال کہتا ہو اور اُنہین سے مرکب شدہ چیزون کو حرام کہتا ہو۔ مفردات کو حلال کہنا اور پھر انہین سے مرکبات کو حرام کہنا قواعد شرع کے بالکل خلاف اور کسی صحیح کیا ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہین ہے اور حدیث تو کجا آثار صحابہ اور علمار امت مین سے بھی یہ کسی کا قول نہین ہے مین نے کتنے ہی فاضلان مذہب سے دریافت کیا مگر کسی نے مرکب کے حرام ہونے اور مفردات کے حلال ہونے کو نہین کہا اور بلکہ یہ کہا کہ

Marfat.com

ہمنے کسی سے نہین سُنا جو ایسا کہتا ہو اور جب احادیث صحیحہ سے دف کیساتھ گانے
کے حلال ہونے کا ثبوت ہوچکا ہے تو پھر شبابہ کے اُسکے ساتھ ملانے مین کیا
حرج ہے باوجودیکہ شبابہ بذاتہ حلال ثابت ہوچکا ہے **متاخرین** مین سے
جس کسی نے اس مرکب کے حرام ہونے کو بیان کیا ہے اور پھر یہ حوالہ دیا ہے
کہ آٹھ مذاہب اسکو حرام کہتے ہین یہ مذاہب کی کسی کتاب مین نہین
پایا گیا اور خاصکر جو لوگ اختلاف مذاہب کے ناقل ہین جیسے امام الحرمین
اور امام وردی اور امام غزالی اور رافعی اور نووی وغیرہ انکی کتابون مین
یہ مسئلہ ہونا ضروری تھا اور چونکہ ایسا نہین ہے تو پھر یہ شیخ ابو عمرہی کے
ذمہ کیا جاتا ہے - اور جو شخص ایسا ہو کہ اسکی عصمۃ ثابت نہین ہے اگرچہ وہ
علم سے پورا حصہ رکھتا ہو مگر ضرور اُس سے خطا و ثواب دونون طرح کے قول
و فعل صادر ہونگے - اور چونکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ ہمیشہ سے سماع دف
اور شبابہ کیساتھ علما محققین اور اولیاء عارفین کے سامنے ہوتا چلا آیا ہے
پھر اگر کوئی شخص ایسی بات کہے جسکا مذہب کی کسی کتاب مین پتہ نہو تو اسکی
جانب ہرگز التفات نہین کیا جاسکتا لہذا شیخ ابو عمرو بن صلاح کا فتوی
متروک ہے) مجھکو بڑے بڑے ثقہ لوگون کی ایک جماعت نے بڑے بڑے
ثقہ لوگون کی جماعت سے خبر دی ہے کہ شیخ الاسلام عز الدین بن عبد الاسلام
مجلس سماع مین جو دف اور شبابہ کے ساتھ ہوا کرتی تھی شریک ہوتے تھے
اور فتوی دیتے تھے کہ مباح ہے اور ایسے ہی شیخ الاسلام موصوف کے شاگرد
شیخ تقی الدین بن دقیق بھی فتوی دیتے تھے) مجھکو کتنے ہی عادل اور بزرگ
فقیہون نے خبر دی ہے کہ یہ مجلس سماع مین جو دف اور شبابہ کیساتھ ہوا کرتی
تھی حاضر ہوتے تھے اور اُسکے مباح ہونے کا فتوی دیتے تھے اور صوفیاء کرام کی

Marfat.com

مجالس مین شریک ہوکر فرماتے تھے کہ مین سماع کو ان حضراتِ صوفیہ کے واسطے قربت الٰہی کا باعث دیکھتا ہون۔

اے مسلمانو

ہمکو تمہارے واسطے ان دونون پرہیزگار عالمون یعنے شیخ الاسلام عزالدین اور شیخ تقی الدین رضی اللہ عنہما کا حال سنداً بیان کردینا کافی ہے اور انکے علاوہ اور علماء ذوی الاحترام کا سماع مع باجون مثل شبابہ اور عود وغیرہ کے سننا حدِ حصر سے باہر ہے اور تواتر کی حد کو پہنچ چکا ہے۔ (اور شبابہ اور عود اور دف ہی کی مثل ستار سارنگی ڈہولک طبلہ ہارمونیم وغیرہ نو ایجاد باجے بہی ہین حکما فرماتے ہین شبابہ کے اندر دلون کے رقیق کرنے اور آنسو بہانے کی ایک خاص تاثیر ہے اور اہل علم وکمال کا اس مجلس مین جہان یہ بجایا جاتا ہو حاضر ہونا اوسکی حلت کی اعلیٰ دلیل ہے اور جو کاملین اسکے جلسون مین شریک ہوتے ہین وہ وہ ہوتے ہین جنکے ہاتھ پر کرامات علیۂ اور احوال سنیۂ ظاہر ہوتے ہین دوسری فصل کے آخر مین ان بزرگون کے کچھ احوال واقوال مین نقل کرچکا ہون اور رافعی اور متولی وغیرہما ائمہ نے اس بات پر جزم کردیا ہے کہ جو شخص گناہ صغیرہ ہی کرے گا اُسکے ہاتھ پر کرامت اُسکے فسق کے سبب سے ظاہر نہین ہوسکتی ہے۔

للہ الحمد کہ اس رسالہ کے ترجمہ سے آج بتاریخ بستم ماہ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ فراغت ہوئی

سید یٰسین نظامی خواہرزادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہٗ

عرب سرائے دہلی

تبرک

یہ متبرک رسائل مشہور بزرگان دین کی تصنیف ہین
نیز مین نے انکا ترجمہ ایک بابرکت مقام یعنے خاص آستانہ
شریف حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ
نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہٗ مین کیا ہے اور اب
مین یہ تبرک در تبرک مجموعہ اپنے مہربان مکرم
سراپا لطف وکرم حافظ حاجی غلام محبوب الٰہی صاحب کو
تبرگا پیش کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ خدا
اس مجموعہ کو ان کے اور کل مسلمانون کے واسطے
مبارک ثابت کرے آمین

دعا گو

سید آسین نظامی دہلوی

Marfat.com

دنیا مین بے نظیر

حکمۃ الاشراق

اور عجیب وغریب کتاب

اس کتاب مین اُس علم کا بیان ہے جسکے ذریعہ سے حکماء اشراقین اپنے شاگردونکو صدہا کوس کے
فاصلہ پر سبق پڑہاتے تھے شاگرد مشرق مین اور اُستاد مغرب مین اور سبق ہورہا ہے بُعد مسافت اُن…
ارشاد و تلقین مین حارج نہین ہوتا تھا - اس کتاب کی دو جلدین ہین پہلی جلدکے پہلے حصہ مین اُن…
مباحث کا بیان ہے جنکے معلوم کرنیسے انسان کی عقل سلیم بنجاتی ہے حق و باطل مین تمیز کرنے اور …
پہچاننے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے ہر بات پر نظر ڈالتے ہی اُسکے عیب و صواب —
واقفیت ہوجاتی ہے اور اُن مغالطون کا بیان ہے جو بعض علمی مسائل مین حکماء متقدمین
ومتاخرین کو واقع ہوئے ہین نہایت لطیف و عجیب و غریب بیان ہے دوسرے حصہ مین …
مقصود کتاب یعنے عالم انوار اور علم الاشراق کا بیان ہے دوسری جلد مین ایک پُر اسرار …
کہانی اور اس علم کا بیان ہے جسکے قواعد پر عمل پیرا ہونے سے صوفیائے کاملین اور …
متاہین نے کشف و اشراق کے اعلے مقامات حاصل کیے اس علم کا عامل جب چاہے
اپنی روح سے بدنکا لباس جدا کرکے دوسرے قالب مین اُسکو داخل کرے یا آسمان و زمین
کی سیر کرکے واپس آجائے ہر ایک مخفی چیز کو معلوم کرنا لوگونکی ارواح سے ملنا اسکے واسطے
مشکل نہین ہے اور اپنے آپ کو ہر ایک صورت مین ظاہر کرنا نہایت آسان ہے …
قطب الدین رازی علیہ الرحمۃ اس کتاب کی تعریف مین لکہتے ہین کہ اسکی ہر سطر
لولو کی قلم سے حور کے رخسار پر لکہی جائے اور اسکے معانی عقل کی قلم سے نفس کی لوح
نقش کیے جائین دنیا مین آجتک ایسی کتاب لکہی نہین گئی جب آپ ملاحظہ فرماوینگے تو
معلوم کرلینگے کہ یہ کیا چیز ہے اور اسکی کیسی قدر کرنی چاہیے - تینون حصون
مجموعی قیمت پیشگی خریدارون کے واسطے صرف عہ

سید حسین نظامی خواہرزادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز

Marfat.com